شرفُ النعلین لسید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی نعلین پاک کی فضیلت

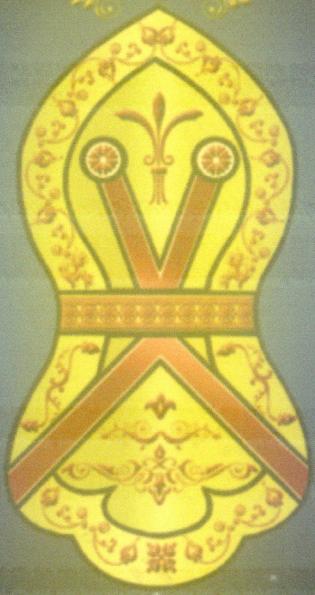

سید غضنفر حسین بخاری

خادم آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرفُ النعلینِ لسید الثقلین ﷺ

شاہِ بحر و بر ﷺ سے نسبت رکھنے والی نعلین پاک کی فضیلت

سید غضنفر حسین بخاری

ایم۔فل اسلامیات

ایم۔فل پنجابی زبان و ادب

مکتبہ مہریہ امیریہ آستانہ عالیہ احمد آباد شریف

ہارون آباد (ضلع بہاولنگر)

شرف النعلین لسید الثقلین ﷺ

BY

Syed Ghazanfar Hussain Bukhari

0333.3331983

جملہ حقوق بحق مکتبہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف محفوظ ہیں

This Book is copyright under the Maktba meheria ameeria

No reproduction without permission.

پہلی مرتبہ : اگست 2013

First Editon: August 2013

پروف ریڈنگ

علامہ منور حسین چشتی

ڈاکٹر عبدالرؤف باجوہ (پی۔ایچ۔ڈی اسلامیات)

وسیم حیدر علی (ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات)

کمپوزنگ

آصف علی نجم ڈاہر

پیر سید غلام حیدر کاظمی

با اہتمام

صاحبزادہ پیر سید رؤف امجد منیب بخاری

صاحبزادہ پیر سید مستنصر حسین مجاری بخاری

ہدیہ: ۲۰۰

مکتبہ مہریہ امیریہ دربار عالیہ احمد آباد شریف

آستانہ عالیہ احمد آباد شریف بہاولنگر

Aastanaalia Ahmed Abad shareef Bahwalnagr

pind Ahmed Abad shareef

Bukhare@yahoo.com

0300.3000063 063.2590105

www.aastanaalia.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اپنے دادا جی بدر المشائخ حضرت پیر سید احمد حسین شاہ بخاریؒ

اپنے پیر و مرشد اور تایا جان حضرت فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاریؒ

اپنے نانا جان محبوب جہاں حضرت پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ

اور

اپنے بڑے ابا جی حضرت پیر سید سیف اللہ خالد بخاری مدظلہ العالی

کے نام

فہرست عنوانات

۱۔محسن اعظم ﷺ کے آثار و تبرکات (پیر سید مظہر حسین اظہر بخاری)	۶
۲۔حرف آغاز	۷
۳۔تبرکات نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	۱۰
۴۔شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے پاؤں مبارک	۱۵
۵۔شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک	۱۸
۶۔لفظ "نعل" کا معنی	۱۹
۷۔لفظ "نعلین" کے عدد مبارک	۲۱
۸۔نعلین مبارکہ کا نقش ہم تک کیسے پہنچا	۲۱
۹۔شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے نعلین شریفین کی بھدریاں اور تسمے	۲۲
۱۰۔قبال	۲۲
۱۱۔شراک	۲۴
۱۲۔شسع	۲۴
۱۳۔زمام	۲۶
۱۴۔احادیث مبارکہ کی روشنی میں نعلین شریفین	۲۶
۱۵۔نعلین مبارکہ کی ہیت	۳۰
۱۶۔نعلین پاک کا رنگ کیسا تھا	۳۰
۱۷۔نعلین پاک کس چمڑے کی بنی ہوئی تھیں	۳۰
۱۸۔شاہِ بحر و بر ﷺ کی نعلین اقدس کی شکل و صورت مبارک	۳۲
۱۹۔شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے موزے	۳۵
۲۰۔نعلین مبارکہ اور موزوں کی تعداد	۳۵

۲۱۔نعلین شریفین کے فضائل و برکات ۳۶
۲۲۔نقش نعلین پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ۳۹
۲۳۔نقشِ نعلین شریفین کے متعلق پوچھے جانے والے چند سوالات کے جوابات ۴۲
۲۴۔دور حاضر میں تبرکات نبوی ﷺ کہاں کہاں موجود ہیں ۵۰
۲۵۔درگاہ آثار شریف جامع مسجد دہلی بھارت ۵۰
۲۶۔توپ کاپی سرائے میوزیم (top kapi museum) استنبول ۵۱
۲۷۔توپ کاپی میوزیم میں موجود تبرکات کی تفصیل ۵۲
۲۸۔افغانستان کے شہر قندھار میں نبی کریم ﷺ سے منسوب جبہ مبارک ۵۳
۲۹۔بادشاہی مسجد لاہور میں موجود تبرکات نبویہ ﷺ ۵۴
۳۰۔نعلین پاک کی گمشدگی کا سانحہ ۵۵
۳۱۔حضرت فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاریؒ کی نعلین پاک سے محبت ۵۶
۳۲۔حضرت پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ کی نعلین شریفین سے محبت ۵۶
۳۲۔نعتیہ شاعری میں نعلین شریفین کا ذکر مبارک ۵۷
۳۳۔نعلین پاک کے متعلق لکھی جانے والی کتب ۶۱
۳۴۔اختتامیہ ۶۲

محسن اعظم ﷺ کے آثار و تبرکات

جان دو عالم حضرت محمد ﷺ محسن اعظم ہیں۔آپ ﷺ سے محبت ایمان کی بنیاد ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔آپ ﷺ کے استعمال میں رہنے والی اشیا پاک سے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی بے پناہ عقیدت و محبت کا اظہار اور ان سے تبرک کا حصول کتب احادیث و سیرت میں صراحت سے ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات تمام برکتوں کی مالک ہے اُس نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو نہ صرف دنیا جہان کی برکتوں سے نوازا بلکہ جو چیزیں آپ ﷺ سے منسوب ہوئیں وہ بھی بابرکت ہو گئیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ سے منسوب تبرکات کو محفوظ رکھنا اور اُن سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام کا معمول تھا۔صحابہ کرام و تابعین کے دور مبارک کے بعد نسل در نسل اکابر آئمہ کرام اور مشائخ عظام تبرکات کی حفاظت کا بڑے ادب و احترام کے ساتھ اہتمام کرتے رہے اور آثار پاک ﷺ کی برکات سے اپنی جھولیاں بھرتے رہے۔آج بھی اہل محبت ان تبرکات کو حصول برکت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

برخوردار سید غضنفر حسین بخاری کی "شرف النعلین لسید الثقلین ﷺ" حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے فضائل و برکات کے موضوع پر ایک خوبصورت تحریر ہے۔غضنفر حسین بخاری نے اپنی اس کتاب میں پیارے نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک کے حوالے سے کافی مواد جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔بخاری نے کتاب میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تبرکات نبوی ﷺ سے عقیدت و محبت اور تبرکات سے حصول برکت پر تفصیلی کلام کیا ہے۔مصنف نے لفظ نعل کے معنی اور نعلین شریفین کی بھدریوں اور تسموں کے متعلق بنیادی معلومات درج کی ہیں جو کہ عام قاری کے لئے ایک نئی بات ہے۔اس کے علاوہ نعلین پاک کا رنگ کیسا تھا اور کس چمڑے کی بنی ہوئی تھیں اس حوالے سے برخوردار نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیلی کلام کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔دور حاضر میں تبرکات نبوی ﷺ دنیا میں کن مقامات پر موجود ہیں اس حوالے سے غضنفر حسین کی تحقیق قابل تحسین ہے۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کے تصدق ہم سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔آمین

سید مظہر حسین اظہر بخاری

آستانہ عالیہ احمد آباد شریف

www.aastanaalia.com

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

حرف آغاز

یہ مارچ ۲۰۱۱ء کی ایک چمکدار صبح تھی۔ میں اُن دنوں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں زیر تعلیم تھا۔ میں ہاسٹل سے تیار ہو کر لائبریری کے لیے نکلا، مجھے اسائنمنٹ کے لیے کچھ نوٹس لینے تھے۔ میں نے نقش نعلین پاک ﷺ سینے پر سجایا ہوا تھا۔ میں جیسے ہی لائبریری کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوا تو میری نظر اپنے ہی شعبے کے ایک پی۔ایچ۔ڈی کے طالب علم پر پڑی جو مین کاؤنٹر سے کتابیں ایشوکروانے کے بعد لائبریری کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ میری طرف لپکا مصافحہ کرنے کے بعد میرے سینے پر لگے نقش نعلین پاک کو دیکھنے لگ پڑا، کچھ دیر توقف کے بعد بولا" شاہ جی! یہ کیا لگا رکھا ہے؟۔ کسی جماعت کا انتخابی نشان ہے کیا؟"۔ مجھے اُس کی یہ احمقانہ بات سن کر غصہ تو آیا مگر میں نے ضبط کرتے ہوئے اُسے اتنا کہا" یہ کسی جماعت کا انتخابی نشان نہیں ہے یہ دنیا کے سب سے عظیم انسان کی نعلین پاک کا نقش مبارک ہے۔ یہ وہ نشان مبارک ہے جس کو سینے پر سجانے سے فلاح و کامیابی انسان کا مقدر بن جاتی ہے، یہ اُس ہستی پاک کے نعلین پاک کا نقش ہے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ اللہ ایک ہے اُس کی عبادت کرو۔ یہ اُس ہادی رہبر کی نعلین پاک کا نقش ہے جنہوں نے عرب کے بدوی قبائلیوں کو چند سالوں کے اندر دنیا کی مہذب ترین قوم بنا دیا۔ یہ نقش محسن اعظم ﷺ کے نعلین پاک کی طرف منسوب ہے جن کے احسانات کا بدلہ ساری بنی نوع انسان ملکر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یہ نبی پاک ﷺ کی نعلین پاک کا نقش ہے۔ اس نقش کے نیچے میرے سینے میں دھڑکنے والا دل اور میری رگوں میں دوڑنے والا خون، میری چلنے والی یہ سانسیں انہی صاحب نعلین کے صدقے ہیں۔ میرے عزیز دوست اس لائبریری میں لاکھوں بکس(Books) ہیں جو دانش و آگہی کی روشنی میں لکھی گئی ہیں کیا تم جانتے ہو یہ سب لکھنے والے عقل و خرد کے مالک کیسے بنے؟ ان کو لکھنا کیونکر نصیب ہوا؟۔ یہ روشنی ان کو کیسے ملی؟ میرے عزیز ان سب لکھنے والوں کو دانشوری، شعور و آگہی انہی صاحب نعلین پاک ﷺ کے صدقے عطا ہوئی۔ میری باتیں سننے کے بعد محترم نے اپنی راہ لی اور میں نوٹس لینے کی غرض سے لائبریری کی بالائی منزل کی طرف جاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے بچپن میں جب بھی ربیع الاول (ربیع النور) شریف کا بابرکت مہینہ آتا تو ہمیں شدت سے عید میلادالنبی ﷺ کے دن کا انتظار ہوتا۔ سردیوں کا موسم ہوتا، گیارہ ربیع الاول کی رات میں اور میرا بھائی اپنے اپنے لحافوں میں دبکے جاگ کر رات گزارتے اور صبح ہونے کا انتظار کرتے۔ ۱۲ ربیع الاول کا طلوع ہونے والا سورج ہمارے لئے عید سے بھی بڑھ کر خوشیاں لاتا، ہم جلدی سے تیار ہو جاتے ہمارے سینوں

پر نعلین پاک کے نقش آویزاں ہو جاتے۔ہمیں پہلے پہل جب عید کا پتہ چلا تو گھر والوں نے بتایا کہ مسلمانوں کی تین عیدیں ہوتیں ہیں۔جن میں سے ایک عید میلاد النبی ﷺ بھی ہے ۔بچپن سے ہی نقش نعل پاک کے ساتھ انتہا کی عقیدت و محبت دل میں پیدا ہو چکی تھی ۔ایم۔فل کے مقالہ پر تحقیقی کام کے دوران یونیورسٹی کی لائبریری میں کیٹلاگ consult کرتے ہوئے مجھے نعلین مبارک کے متعلق اردو میں بہت کم کتب نظر آئیں۔میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک کتاب اپنے پیارے آقا پاک ﷺ کے نعلین شریفین کے فضائل و برکات کے حوالے سے تحریر کی جائے تا کہ میرا نام بھی اُن لوگوں میں شامل ہو جائے جن کو نعلین شریفین کے بابرکت موضوع پر لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔قارئین !شاہ بحر و بر ﷺ کے نعلین مبارکہ کے فضائل و برکات کے topic پر لکھنے کی سعادت حاصل کرنا میری دیرینہ خواہش تھی۔وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ دل میں موجود خواہش کی یہ چنگاری جوالہ مکھی بن چکی تھی ۔میں نے بڑے بھائی جان جگر گوشہ فرید عصر صاحبزادہ پیر سید رؤف امجد منیب بخاری کے ساتھ اس حوالے سے بات کی تو انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ نعلین پاک کے حوالے سے ضرور لکھنا چاہیے اور اس مقدس موضوع پر قلم اُٹھانا بڑا باعث برکت کام ہے اور بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ انہوں نے مجھے اس موضوع کے حوالے سے آستانہ عالیہ کی لائبریری میں موجود کچھ کتب کے متعلق بھی معلومات مہیا کیں۔میں نے لکھنا شروع کیا تو پہلے پہل مواد کی دستیابی کے حوالے سے مجھے کافی زیادہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن پھر والدین کی دعاؤں سے آسانیاں پیدا ہوتی گئیں اور حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے یہ کام پایا تکمیل کو پہنچ گیا۔اس کتاب کے اندر میں نے جن کتب سے استفادہ کیا ہے اُن کے نام اور مصنفین کے نام وہیں متن میں درج کر دیے ہیں۔تا کہ پڑھنے والے کو آسانی رہے ۔کتاب کے نام کے حوالے سے میں قارئین سے share کرنا چاہوں گا کہ بڑے بھائی جی جگر گوشہ فرید عصر صاحبزادہ پیر سید محمد رؤف امجد منیب بخاری سے میں نے کتاب کا نام منتخب کرنے کے حوالے سے درخواست کی تو انہوں نے "شرف النعلین لسید الثقلین ﷺ" منتخب فرمایا۔اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے نیچے اردو میں "شاہِ بحر و بر ﷺ کے نعلین پاک کے فضائل" بھی درج کر دیا جائے۔یہاں قارئین کے ساتھ کتاب کے حوالے سے ایک اور اہم بات شیئر کرنا چاہوں گا ،حضور پاک ،صاحب لولاک ،شافع محشر، ہادی برحق حضرت محمد ﷺ کی عمر مبارکہ 63برس تھی اس وجہ سے کتاب ہذا کے صفحات کی تعداد بھی 63 رکھی گئی ہے تا کہ 63 کے عدد کے ساتھ نسبت قائم کی جا سکے۔

قارئین !مجھے میرے شیخ کامل حضور فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قلم پکڑنا سکھایا۔یہ اُن کا فیضان ہے کہ آج میں یہ کتاب لکھنے کے قابل ہوا۔میرے نانا جی محبوب جہاں حضرت پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کریمانہ ہمیشہ مجھ ناچیز پر رہی یہی وجہ ہے کہ دوران تحقیق پیش آمدہ مشکلات آسانیوں میں تبدیل ہوتی گئیں۔میرے بڑے ابا جی پیر سید سیف اللہ خالد بخاری اور

والد محترم پیر سید مظہر حسین بخاری، (اللہ تعالیٰ حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ان عظیم ہستیوں کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے آمین) نے ہمیشہ میری تحریری کاوشوں کو نہ صرف سراہا بلکہ ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا میں احسان مند ہوں اپنے بزرگوں کا کہ انہوں نے writting کے حوالے سے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی ۔ میں نے والد محترم پیر سید محمد مظہر حسین اظہر بخاری سے درخواست کی کہ کتاب پر تبصرہ تحریر فرمادیں، بغور مسودہ دیکھنے کے بعد حضور والد محترم نے کتاب کا فلیپ تحریر فرما دیا جو کہ میرے لئے باعث اعزاز ہے۔ کتاب کے بیک ٹائٹل پر موجود تصویر بھی حضور قبلہ والد محترم پیر سید محمد مظہر حسین اظہر بخاری کی ہے ۔ دوران تحقیق چھوٹے بھائی صاحبزادہ پیر سید مستنصر حسین حجازی کی بھی بھر پور مدد حاصل رہی ۔ کمپوزنگ کے لئے آصف علی نجم اور پیر سید غلام حیدر کاظمی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کے حوالے سے help کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے صدقے مجھ پر، میرے والدین، قریبی رشتہ دار عزیز و اقارب، تمام دوست احباب اور ساری امت مسلمہ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے، اپنے حبیب پاک صاحب لولاک حضرت محمد ﷺ کے طفیل اپنی رحمت نازل فرمائے اور حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق اس ذکر مبارک کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنا دے آمین۔

خاکپائے حضور فرید عصر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سید غضنفر حسین بخاری

خادم آستانہ عالیہ احمد آباد شریف

تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر

www.aastanaalia.com

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

تبرکات نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔اور ان گنت رحمتیں اور برکتیں ہوں محسن اعظم شافع محشر نبی مکرم ﷺ کی ذات منورہ پر جنہوں نے کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے بنی نوع انسان کو راہ ہدایت کا مسافر بنا دیا۔لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہادی برحق ﷺ پر جنہوں نے اپنے روحانی تصرف سے عرب کے بدوی قبائیلوں کو کائنات کی سب سے عظیم قوم بنا دیا۔اربوں کھربوں رحمتیں ہوں دنیا کے سب سے عظیم و افضل انسان پر جنہوں نے ابن آدم کو صحیح معنوں میں آدمیت کا بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا۔بیشمار رحمتیں اور سلامتی ہو شاہ دو جہاں پر جن کو کائنات کی سب حکومتیں عطا کی گئیں ہیں۔آپ ﷺ ہادی برحق ہیں،آپ ﷺ جان دو عالم ہیں،آپ ﷺ شافع محشر ہیں،آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔آپ ﷺ شاہ بحر و بر ہیں اورشاہ بحر و بر ﷺ سے محبت کامل ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ہر انسان کو اپنا محبوب پیارا لگتا ہے۔اور کوئی بھی مسلمان اُس وقت تک صحیح معنوں میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ حضور پاک ﷺ سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔کریم آقا ﷺ وجہ کائنات ہیں آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔نبی کریم ﷺ مرکز کائنات ہیں ساری کائنات آپ کے گرد گھومتی ہے۔آپ ﷺ محبوب کبریا ہیں،رب آپ ﷺ کا محب ہے اورآپ ﷺ خالق کے محبوب ہیں۔وجہ ایجاد عالم ﷺ ساری کائنات کے دلہا ہیں،سب کچھ تخلیق ہی کریم آقا ﷺ کے لئے کیا گیا۔آپ ﷺ کی ذات بابرکات ہی وہ ہستی ہے جس وجہ سے کائنات کے رنگ و بو وجود میں آئے۔کریم آقا ﷺ ہی وہ ذات اقدس ہیں جن کے نعلین پاک کے صدقے کائنات اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہے۔سلطان کونین تمام انسانوں سے افضل ہیں۔شافع محشر کائنات کے سب سے بڑے انسان ہیں۔تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں،تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔حضور پاک ﷺ سے صحابہ کرام لامتناہی محبت کرتے تھے۔کریم آقا ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ کے آخری ایام میں صحابہ کرام کی آنکھوں سے سیل رواں جاری رہتا تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے کریم آقا ﷺ کے موئے مبارک ،لعاب مبارک اور مسواک مبارک سے برکت حاصل کرتے تھے۔احادیث کتب اور کتب سیرۃ میں تبرک حاصل کرنے کی بیشمار روایات موجود ہیں۔حصول برکت کے لئے چند ایک روایات نقل کی جاتی ہیں:

ا۔سنن ابو داؤد شریف کی حدیث مبارکہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كان نبى الله صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطينى السواك لا غسله فابدا به فاستاك ثم اغسله وادفع اليه

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ مسواک کیا کرتے تھے۔سو آپ مجھے مسواک دھونے کے لئے عنایت فرماتے تو میں دھونے سے پہلے اسی سے تبرکا مسواک کرتی پھر دھو کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتی۔

صحابہ کرام رضوان الله عليهم اجمعين حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ان برگزیدہ ہستیوں کی صبح و شام کریم آقا ﷺ کے دیدار اقدس سے بابرکت ہو جاتیں تھیں۔اس حدیث مبارکہ کی شرح میں علامہ شمس الحق عظیم آبادی اپنی تصنیف "عون المعبود" میں فرماتے ہیں

فابدا به:اى باستعماله فى فمى قبل الغسل ليصل بركت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى والحديث فيه ثبوت التبرك بآثار صالحين.

فابدا به کا معنی یہ ہے کہ دھونے سے پہلے اسے استعمال کرتی تا کہ حضور پاک ﷺ کی برکت مجھے حاصل ہو۔اس حدیث مبارکہ میں آثار صالحین سے تبرک کا ثبوت ہے۔

بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے۔حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اخرجت الينا عائشه رضى الله عنها كساء مبلداً وقالت:فى هذا نزع روح النبى صلى الله عليه وسلم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک موٹا کمبل ہمیں نکال کر دکھایا اور فرمایا:حضور پاک ﷺ کا وصال اس مبارک کمبل میں ہوا تھا۔

صحابہ کرام رضوان الله عليهم اجمعين کی کریم نبی پاک ﷺ سے محبت وعقیدت کے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا،رسول پاک ﷺ کا پسینہ ہو کہ آپ ﷺ کا آب وضو ہو یا پیا ہوا پانی ہو یہاں تک کہ وہ مشکیزہ جس سے آپ ﷺ نے پانی پی لیا ہو ان سب کے ساتھ صحابہ کرام رضوان الله عليهم اجمعين کا والہانہ عشق ہوتا تھا اور وہ انہیں اپنے لئے باعث برکت سمجھا کرتے تھے۔جس کی تائید مندرجہ ذیل واقعات سے ہو جاتی ہے:

۱۔صحیح مسلم شریف کی روایت کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا:حضور پاک ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔آپ ﷺ کے جسم اطہر سے پسینہ نکلنے لگا تو میری ماں ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ پسینہ ایک شیشی میں جمع کرنا شروع کیا،رسول پاک ﷺ خواب سے بیدار ہوگئے اور پوچھا کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا! یہ کیا کر رہی ہو۔میری ماں نے کہا یہ آپکا پسینہ میں اپنی خوشبو میں حل کر دوں گی،یہ پسینہ ساری خوشبوؤں میں بہتر ہے۔

۲۔صحیح بخاری میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول پاک ﷺ کا

پسینہ مبارک ایک شیشی میں جمع کر لیا تھا اور جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ اس پسینہ کی ملی ہوئی خوشبو کو حنوط میں ملا کر مجھ پر مل دی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

۳۔صحیح بخاری کی حدیث مبارکہ ہے سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض گذار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے،اس کے پاؤں میں درد ہے۔نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت کی۔پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پی لیا۔

۴۔ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے عبدالرحمن بن ابی عمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا،رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور ایک مشکیزہ جو لٹکا ہوا تھا اس سے منہ لگا کر پانی پیا تو میں نے اس مشکیزہ کا وہ ٹکڑا کاٹ کر رکھ لیا جہاں آپ ﷺ کا منہ لگا تھا۔

۵۔مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی اپنی تصنیف شواہد النبوۃ لتقویہ یقین اہل الضوۃ میں لکھتے ہیں:

حضور پاک ﷺ نے مقام حدیبیہ میں سر منڈا کر سارے بال ایک سبز شاداب درخت پر رکھوا دیئے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اُس درخت کے نیچے جمع ہوگئے اور موئے مبارکہ کو چننے لگے اور ایک دوسرے سے چھیننے لگے۔حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔میں نے بھی چند بال حاصل کر لئے،حضور پاک ﷺ کے وصال مبارک کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں اُن مبارک بالوں کو پانی میں ڈبو کر پانی مریض کو پلا دیتی تو اللہ تعالیٰ موئے مبارک کے صدقے مریض کو شفا اور صحت عطا فرماتا۔

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی معظم ﷺ کی استعمال فرمائی ہوئی اشیاء مبارکہ سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔اسی طرح منافقین کے سردار عبد اللہ بن ابی کے مرنے کے بعد حضور پاک ﷺ کا اُس کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (جو کہ جانثار صحابہ کرام میں سے تھے) اُن کی دلجوئی کی خاطر اپنی قمیص مبارکہ عطا کر دی تھی۔

نبی پاک ﷺ کے آثار و تبرکات جن کا آپ ﷺ کے جسد اطہر سے یا کسی بھی طرح کا کوئی تعلق و نسبت آپ ﷺ سے ہو اُس کی تعظیم و تکریم مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اور یہی اسلافِ اکرام کا عقیدہ اور عمل مبارک رہا ہے۔امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخاری شریف میں باب فرائض الخمس باندھتے ہوئے فرماتے ہیں

باب ما ذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عصاہ وسیفہ و قدحہ و خاتمہ و استعمل الخلفاء بعدہ من ذلک مما لم یذکر قسمتہ ومن شعرہ ونعلہ وآنیتہ مما یتبرک بہ اصحابہ و غیرھم بعد وفاتہ۔

حضور نبی کریم ﷺ کے تبرکات مثلاً زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی اور ان میں سے جن چیزوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء نے استعمال کیا جنہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور حضور نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک، نعل مبارک اور برتن کا بیان جس سے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر لوگ برکت حاصل کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ثابت بنانی کا بیان ہے:

حضور پاک ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ یہ حضور پاک ﷺ کے موئے مبارک ہیں جسے میرے مرنے کے بعد میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے اس کی وصیت کے مطابق وہ موئے مبارک اُن کی زبان کے نیچے رکھ دیا، اور وہ اسی حالت میں دفن کیے گئے۔

اسی طرح شمائل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارکہ موجود ہے جس میں وہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک پیالہ دکھاتے ہوئے بتاتے ہیں کہ یہ پیالہ نبی پاک ﷺ کا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے محبوب آقائے نامدار مدنی تاجدار حضرت محمد ﷺ کے لباس مبارک اور دیگر پہناوے، برتن، لحاف وغیرہ کو محفوظ کئے ہوئے تھے۔ اور ان کی لوگوں کو زیارت کرواتے تھے۔ اور ان اشیا سے برکت اور شفا حاصل کرتے تھے۔ صحابہ کرام اپنے آقا ﷺ سے انتہا کا عشق کرنے والے تھے۔ والضحیٰ کے چہرے واللیل کی زلفوں کے متوالے تھے، جان دوعالم ﷺ چاند تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس نورانی چاند کے ہالے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہر لحظہ ہر پل توجہ کا مرکز کائنات کے مرکز حضور پاک ﷺ کی طرف ہوتا تھا۔ حضور ﷺ تو تمام امت مسلمہ کے لئے پناہ گاہ ہیں اور یہ فطری امر ہے کہ ہر انسان کا دھیان ہمیشہ اپنی پناہ گاہ کی طرف ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پاک ﷺ سے منسوب ہر چیز کو سینے سے لگایا۔ اور اپنے سر کا تاج سمجھا بلکہ جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھ کر محفوظ رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ محسن اعظم ﷺ کے بہت سارے تبرکات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس موجود تھے اور ان عظیم انسانوں کی عظیم حفاظت کی بدولت آج چودہ سو سال بعد بھی تبرکات نبویہ امت مسلمہ میں موجود اور محفوظ ہیں اور انشاء اللہ جان دوعالم، وجہ ایجاد عالم، نبی پاک ﷺ کی یہ نشانیاں قیامت تک موجود رہیں گی۔ ان تبرکات کے وسیلہ جلیلہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین برکت اور شفا حاصل کرتے جن کا تفصیلی تذکرہ کتب سیرۃ میں موجود ہے۔ ہم یہاں حصول برکت کی خاطر چند ایک تبرکات کا ذکر درج کرتے ہیں:

۱۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کے ناخنوں کے تراشے اور موئے مبارک تھے۔

۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور پاک ﷺ کی پیوند لگی چادر تھی۔ اور تہبند

بھی تھا۔

۳۔حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آپ ﷺ کا جبہ مبارک تھا۔

۴۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کے موئے مبارک تھے جنہیں انہوں نے ٹوپی میں رکھا ہوا تھا۔اور اُن کی برکت سے وہ ہمیشہ فاتح بن کر لوٹتے۔

۵۔حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس مشک کا کٹا ہوا ٹکڑا تھا جس کے ساتھ منہ لگا کر آپ ﷺ نے پانی نوش فرمایا تھا۔

۶۔حضرت ابوعبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ ﷺ کا لحاف مبارک تھا۔

۷۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کا پیالہ اور حضور پاک ﷺ کے نعلین مبارک تھے

۸۔امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس تین موئے مبارک تھے۔

۹۔شفا شریف میں ہے کہ امام ابن مامون فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ کے پیالوں میں سے ایک پیالہ ہمارے پاس تھا۔

فکنا نجعل فیھا المآء للمرضی فیستشفون بھا.

ہم اس پیالہ میں پانی ڈال کر بیماروں کو پلاتے تو اس پانی سے بیمار صحت یاب ہو جاتے۔

جمع الوسائل میں ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پیالہ کی زیارت بصرہ میں کی اور پھر اس میں پانی بھی پیا تھا۔

حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت علامہ جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھے۔آپ نے یہ وصیت کی کہ یہ موئے مبارک میرے مرنے کے بعد میری آنکھوں اور میرے منہ پر رکھ دیئے جائیں۔اور پھر مجھے ارحم الراحمین کے حوالے کر دیا جائے چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔

اسی طرح حضور پاک ﷺ کے موئے مبارک اور دندان مبارک سے تبرک حاصل کرنے کے بیشمار واقعات کتب سیرۃ اور اسلامی تاریخ کے سنہری اوراق میں محفوظ ہیں۔مندرجہ بالا تمام روایات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور پاک ﷺ سے شدید محبت، قربت اور جذبہ عشق پر دلالت کرتی ہیں۔موجودہ دور میں بھی جس شخص کا حضور پاک ﷺ کے ساتھ ایسا شدید جبی و قلبی تعلق ہو گا وہی آپ ﷺ کے آثار مبارکہ کی تعظیم بجا لائے گا۔اور اُن آثار مبارکہ سے عقیدت و محبت کے عوض ابدی کامیابی و فلاح اُس کا مقدر بن جائے گی۔اور ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ اُسے نبی پاک ﷺ کی غلامی میں جینا مرنا مل جائے۔اور وہ آپ ﷺ کی غلامی کا اعزاز پا کر ابدی فلاح کا حقدار ٹھہر جائے۔

شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے پاؤں مبارکہ

قارئین کرام! حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کی بھی نسبت دنیا کے سب سے بڑے انسان محسن کائنات حضرت محمد ﷺ سے ہوگئی وہ کائنات کی سب اشیاء میں سے بلند مرتبے کی حامل ہوگئی۔اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے نعلین شریفین سے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے برکات حاصل کیں،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ تابعین تبع تابعین نے بھی اپنی جھولیاں بھریں۔اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔نعلین مبارکہ کے حوالے سے یہ بات کتب احادیث و سیرت میں موجود ہے۔

Imam Qastalani's mention that Sayyidina Abdullah ibn Masud, may Allah be pleased with him, was one of the servants of the Beloved Prophet whose sandals he would cary. When the Prophet rose, Sayyidina Abdullah ibn Masud would put the blessed sandals on his sacred feet, and when the Prophet sat down, Sayyidina Abdullah ibn Masud would carry the blessed sandals in his arms until he rose again.

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کائنات میں یہ شرف عظیم حاصل ہے کہ جب ہادی برحق شافع محشر حضرت محمد ﷺ مجلس میں نعلین مبارک اتار کر بیٹھتے تو یہ نعلین مبارکہ کو بڑی محبت کے ساتھ ایک چمڑے کے تھیلے میں ڈال کر سینے کے ساتھ لگا کر بیٹھ جاتے۔جیسے ہی مجلس برخاست ہوتی تو نعلین شریفین پیش کردیتے اور بعض اوقات پہناتے بھی۔سبحان اللہ

میرے کریم آقا ﷺ کے نعلین مبارک کا نقش لاکھوں بادشاہوں کے تاج سلطانی سے افضل و اعلیٰ ہے۔جن پاپوش کو نبی کریم ﷺ کے پھولوں سے نرم و نازک تلوؤں نے مس کیا ہو اُن کی قدر و منزلت کا تعین ہی ممکن نہیں ہے۔نعلین شریفین کے فضائل مبارکہ ان گنت ہیں،ان کا شمار ناممکن ہے،شاہ بحر و بر کے نعلین مبارکہ کے فضائل و برکات کو بیان کرنا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں ہے حصول برکت کی خاطر ہم نعلین مبارکہ کے چند ایک فضائل بیان کریں گے۔اس سے قبل ہم جان دو عالم حضور پاک ﷺ کے پاؤں مبارکہ کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔کائنات کے سب سے عظیم و افضل انسان،دنیا کے سب سے خوبصورت انسان حضور پاک ﷺ ہیں۔کائنات کی ساری خوبصورتی،کائنات کے سارے رنگ،کریم آقا ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے وجود میں آئے۔حضور پاک ﷺ کا حسن مبارک بیان کرنے کے لئے کائنات کی کسی ڈکشنری کسی لغت میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جو نبی معظم ﷺ کے حسن مبارکہ کو بیان کرسکیں۔دنیا کے تمام ادیب،پی۔ایچ۔ڈی ڈاکٹرز،سب سکالرز،تمام دانشور مل کر بھی کریم آقا ﷺ کا حسن مبارک بیان کرنا چاہیں تو

یہ ممکن نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کی شان اقدس بیان کرنے کا ذرہ برابر بھی حق ادا کر سکیں۔ نبی کریم ﷺ تو خالق کے محبوب ہیں۔ خالق ہر وقت اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے، آپ پر درود وسلام بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے اے محبوب ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند فرمادیا۔ تو ثابت ہوا کریم آقا ﷺ کا ذکر مبارکہ سنت الٰہیہ ہے۔ ہم گناہگار امتی اپنے آقا ﷺ کی شان اقدس کیونکر بیان کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قلم میں اتنی سکت نہیں کہ وہ اُن کی نظر کرم کے بنا ایک نقطہ بھی ڈال سکے۔ کائنات کے اندر موجود ہر ایک چیز اُن کے نعلین پاک کے صدقے اپنا توازن قائم رکھے ہوئے ہے۔ کائنات کے افضل انسان حضرت محمد ﷺ کے پاؤں مبارک انتہا کے خوبصورت تھے۔ دنیا کے سب سے عظیم انسان کے پاؤں مبارک کے متعلقہ احادیث کتب میں بہت ساری روایات ملتی ہیں ہم یہاں حصول برکت کی خاطر چند ایک درج کرتے ہیں:

۱۔عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی ﷺ ضخم القدمین حسن الوجہ لم ار بعدہ مثلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک گوشت سے پُر تھے۔ چہرہ انور حسین تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔ (صحیح بخاری)

تاجدار گولڑہ، فاتح قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

کوئی مثل نہیں ڈھولن دی
چپ کر مہر علی اتھے جانیں بولن دی

۲۔عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھوس العقب۔

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ (سنن ترمذی)

۳۔عن عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان احسن البشر قدما۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے قدمین شریفین تمام انسانوں (کے قدموں) سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔ (طبقات ابن سعد)

۴۔عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وما رایت احدااسرع فی مشیۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکتثرت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے تیز رفتار کوئی نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی ہم (آپ ﷺ کے ساتھ چلتے وقت) پوری محنت کرتے اور آپ ﷺ بلا تکلف چلتے تھے۔ (سنن ترمذی)

۵۔عن علی علیہ السلام قال:لم یکن رسول اللہ ﷺ بالطویل ولا بالقصیر ششن الکفین والقدمین۔

حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں: حضور پاک ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے نہ ہی پست قد تھے۔ ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے پُر تھے۔ (سنن ترمذی)

۶۔عن ہند بن ابی ہالۃ قال:کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمصان الاخمصین،مسیح القدمین۔ینبو عنہما الماءُ اذا زال زال قلعاً ،یخطو تکفیا،ویمشی ہوناً،ذریع المشیۃ،اذا مشی کانما ینحط من صبب۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ قدمین شریفین ہموار اور نرم تھے اور اُن پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ جب چلتے تو متوازن اور مضبوط قدم رکھتے تھے۔ قدم اُٹھاتے وقت ہلکا سا جُھکتے۔ آہستگی سے چلتے اور چلتے وقت دونوں بازو بھی ہلاتے، جب چلتے تو یوں لگتا گویا بلندی سے اتر رہے ہوں۔ (شمائل ترمذی)

۷۔عن سعید بن مسیب انہ سمع ابا ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یطا بقدمہ جمیعاً،لیس لھا اخمص۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور پاک ﷺ کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہوئے سنا: حضور پاک ﷺ چلتے وقت پورا قدم رکھتے تھے اور آپ ﷺ کے تلوے زیادہ گہرے نہیں تھے۔ (امام سیوطی خصائص کبریٰ)

۸۔عن میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت:رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمکۃ،وھو علی ناقۃ وانا معہ ابی و بید درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس یقولون الطبیطۃ،فدنا منہ ابی،فاخذ بقدمہ فاقر لہ رسول اللہ ﷺ قالت:فما نسیت فیما نسیت طول اصبح قدمہ السبابۃ علی سائر اصابعہ۔

حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے مکہ میں حضور پاک ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے۔ اور میں اپنے والد کے ہمراہ تھی۔ رسول پاک ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا جیسا کہ کتابت سکھانے والوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ میں نے دیہاتیوں اور دیگر لوگوں کو سنا کہ اُسے عصا کہہ رہے تھے۔ میرے والد گرامی نے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پکڑ لئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں تھام لیا۔ اُس

وقت مجھے نبی کریم ﷺ کی انگلیوں کی زیارت نصیب ہوئی۔پس میں آج تک آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کی سبابہ(انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) کا دوسری انگلیوں کے مقابلہ میں حسن طوالت نہیں بھولی۔

۹۔شمائل ترمذی میں ہے:

آپ ﷺ کے پاؤں مقدس پُر گوشت ،ایڑیاں کم گوشت والی ،ہتھوا اونچا جو زمین میں نہ لگتا تھا۔دونوں پنڈلیاں قدرے پتلی اور صاف و شفاف ،پاؤں کی نرمی اور نزاکت کا یہ عالم تھا کہ اُن پر ذرا بھی پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔

قارئین کرام! دنیا کے سب سے عظیم انسان کے پاؤں مبارکہ کی خوبصورتی الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔وہ قدمین شریفین جو رب تعالیٰ کے عرش پر چلے وہ قدمین شریفین جن میں پہنے جانے والے نعلین مبارکہ کروڑوں شہنشاہوں کے تاجوں سے لاتعداد مرتبہ بلند و بالا ہیں اُن پاؤں مبارکہ کا حسن بیان کرنے کے لئے اُن کی شایان شان لغات میں الفاظ نہیں ہیں ۔لہذا نہ تو انسان اُن کے حسن مبارکہ کو احاطہ تصور میں لا سکتا ہے اور نہ ہی اُن کے حسنِ جمیل کو الفاظ کے قالب میں ڈھال سکتا ہے۔

شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک

عشق بڑا خوبصورت جذبہ ہے ۔محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شئے انسان کو دل و جان سے زیادہ عزیز ہو جاتی ہے ۔اور کوئی بھی مسلمان اُس وقت تک صحیح معنوں میں کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت وہ اپنے نبی کریم خیر الانام حضرت محمد ﷺ سے نہ کرنے لگے ۔وہ دل دھڑکنے کے باوجود بھی مردہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کے لئے لامتناہی محبت و احترام اور جذبہ عشق موجود نہیں ہے ۔کریم آقا ﷺ سے محبت اور اُن کے دامن اقدس سے جڑے رہنا ہی ابدی کامیابی اور دائمی فلاح کی ضمانت ہے۔حضور پاک ﷺ ہی ہماری پناہ گاہ ہیں ۔نبی محتشم ﷺ ہی ہمارا آسرا ہیں۔شافع محشر ﷺ ہی ہماری نجات کا وسیلہ مبارکہ ہیں۔جان دو عالم ہی ہمارے ملجا و ماوٰی ہیں۔وجہ ایجاد عالم ﷺ ہی ہمارے لیے اول و آخر ہیں۔اُن کے ساتھ محبت ایمان کا بنیادی جزو ہے ۔بزرگان دین فرماتے ہیں" ایمان نام ہی محبت رسول ﷺ کا ہے"۔یہ فطری امر ہے محبّ کا دھیان ہر لحہ ،ہر لحظہ ،ہر پل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے۔محبّ ہر گزرنے والے پل کے ساتھ اپنے محبوب کا قرب چاہ رہا ہوتا ہے ۔ہمہ وقت ایک بے چینی ایک اضطراب محبّ کو گھیرے رکھتا ہے ۔ایسا حال ہر مسلمان کا ہے ۔ہر امتی اپنے کریم نبی پاک ﷺ کے قرب کا متمنی ہے ۔اُن کی نظر کریمانہ کا طالب ہے ۔اُن کے قدمین شریفین سے جڑے رہنے کا خواہش مند ہے ۔قارئین کرام! حضور نبی پاک ﷺ کو یاد کرنا اور اُن کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کے نذرانے بھیجنا ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم گناہگار امتی شاہِ بحر و بر ﷺ کی بارگاہ میں قرب حاصل کر سکتے ہیں۔حضور پاک ﷺ کے پاؤں مبارک کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر چکے اب ہم مدنی تاجدار، شافع محشر، شاہِ بحر و بر ﷺ

کی نعلین شریفین کا ذکر مبارک کرنے کی سعادت حاصل کریں گے ۔قارئین !زمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس پر نبی کریم ﷺ کے مبارک قدم پڑتے رہے ۔اس نیلگوں آسمان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے وہ روح پرور حسین مناظر دیکھے جب ظاہری حیات مبارکہ میں شاہ بحر و برکریم آقاﷺ اس کے سائے میں دین اسلام کی اشاعت میں ہمہ تن مشغول تھے۔روئے زمین پر چلنے والے وہ سب قدم جو پاپوش میں ہوں یا ننگے پاؤں سب قدموں سے افضل واعلیٰ اشہی میرے کریم آقاﷺ کے قدم مبارک ہیں۔کریم آقاﷺ کے نعلین مبارکہ کے ساتھ لگنے والی مٹی کا ذرہ کائنات کا مقدس ترین ذرہ ہے ۔ساری کائنات کی اشیا ایک طرف اور مٹی کا وہ چھوٹا سا ذرہ مقام و مرتبے کے حوالے سے ایک طرف ہے۔اس ذرے کی اہمیت مبارکہ اس وجہ سے ہے، اس کا مقام و مرتبہ اس وجہ سے بلند ہوا کہ یہ کائنات کی اُس عظیم ،افضل اعلیٰ ہستی کے نعلین پاک کو چھوا ہے جن کی بدولت بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔اس ذرے کو اِس وجہ سے بلندیاں اور رفعتیں حاصل ہیں کیوں کہ یہ کائنات کے سب سے بڑے انسان کے نعلین پاک کے تلوؤں سے مس ہوا ہے۔اس ذرے کو یہ مقام و مراتب اس وجہ سے نصیب ہوئے ہیں کہ محسن کائناتﷺ کے نعلین پاک سے اس کی نسبت ہو گئی ہے ۔امام عاشقاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم عشق و مستی میں وجد کرتا ہوا لکھتا ہے:

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں　　عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں
جا بجا پرتو فگن ہے آسماں پر ایڑیاں　　دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

کریم آقاﷺ کے حسن مبارک کو بیان کرنے کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں پھر بھی حق کبھی ادا نہیں ہو سکتا۔

لفظ "نعل" کا معنی:

"نعل" کا مادہ ن ع ل ہے ۔جس کے معنی پاپوش کے ہیں۔نعل کی جمع نعال ہے ۔ہم مختلف لغات کی روشنی میں لفظ "نعل" کے معنی و مفاہیم دیکھتے ہیں:

۱۔لسان العرب میں "نعل" کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

"النعل و النعلة: ما وقیت به القدم من الارض،مونثه ۔نعل السیف الحدیدة التی فی اسفل القراب".

نعل و نعلة یہ مونث ہے جس کے ذریعہ قدم کو زمین پر لگنے سے بچایا جائے ۔ وہ لوہا جو تلوار کی میان کے نیچے ہو

۲۔القاموس المحیط میں ملتا ہے:

"النعل:ما وقیت به القدم من الارض کالنعلة،مونثه،جمع نعال.والحسین بن احمد

طلحة،واسحاق بن محمد ،ابو علی بن دوما النالیون :محدثون و نعل ،کفرح۔وتنعل و انتعل:لسبها،و حدیدة فی اسفل غمد السیف،والقطعة الغلیظة من الارض،یبرق حصا ها ولاتنبت ،والرجل الذلیل یوطأ کما توطا الارض،والزوجه۔

نعل اُس چیز کو کہا جاتا ہے جو قدم کو زمین سے بچائے۔اس کی مونث نعلۃ اور جمع نعال ہے۔حسین بن احمد طلحہ اسحاق بن محمد ابوعلی بن دوما کہتے ہیں نعل کی جمع نعالیون بناتا گھڑی ہوئی بات ہے۔نعل فرح کے وزن پر ہے تنعل اور انعل کا معنی اُس نے پہنااور وہ لوہا جو تلوار کی میان کی نچلی جانب ہو،زمین کا وہ حصہ جو سخت اور پتھریلا ہو۔اور اُس پر کچھ نہ اُگے،اور وہ کمزور انسان جو کہ زمین کی طرف روندا جائے اور بیوی۔

۳۔مقابیس اللغة میں نعل کے متعلق یوں ملتا ہے:

النون والعین والام اصیل یدل علی اطمئنان فی الشی و تسفل.منه النعل المعروفة،لانها فی اسفل القدم.

نون اور عین اور لام اس کے اصلی حروف ہیں۔اور یہ کسی چیز کے نچلا اور ہموار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔اسی سے مشہور نعل ہے کیونکہ یہ بھی قدم کے نیچے ہوتی ہے۔

۴۔الصاح فی اللغة میں نعل کے متعلق اس طرح ملتا ہے:

"النعل :الحذاء مونثه و تصغیر ها نعیلة.تقول :نعلت و انتعلت ،اذا احتذیت.

النعل اس کا معنی جوتی ہے اور یہ مونث ہے۔اس کی تصغیر نعیلة آتی ہے۔اور جب تو جوتی پہنے یوں کہے گا نعلت و انتعلت کہ میں نے جوتی پہنی۔

۵۔المنجد میں نعل کے معنی یہ بیان ہوئے ہیں:

نعل(ف) نعلا،القوم جوتے عطا کرنا

النعل ۔جوتا،تلوار کے میان کا لوہے یا چاندی کا سرا۔سخت و بنجر زمین۔

النعلة:ہر وہ چیز جس سے قدم کو زمین سے بچایا جائے۔

۶۔نعل کے معنی کے متعلق مولانا احمد یار خاں نعیمی بیان کرتے ہیں:

نعال نون کی زیر سے ہر وہ چیز جو پیر کو مٹی سے بچائے اصطلاح میں ہر قسم کی جوتی کو نعال کہتے ہیں۔جوتی انسان کا زیور ہے۔اسی لیے یہ لباس میں شامل ہے۔جوتی سنت انبیا ہے اور حکم اسلامی ہے۔جب حضرت آدم علیہ السلام کو لباس دنیا عطا ہوا تو اس کے ہمراہ کھجور کے پتوں کا نعلین پاک بھی تھا۔

۷۔لغات الحدیث میں نعل کے معنی یوں ملتے ہیں:

نعل: جوتا،کفش،پاپوش

یا خیر من یمشی بنعل فرد

اے بہترین اُن لوگوں کے جو ایک تلے والی جوتی پہن کر چلتے ہوں۔

عرب لوگ ایک تلے والی جوتی کو امیروں اور رئیسوں کی جوتی سمجھتے تھے۔کیونکہ غریب لوگ دو دو تین تین تلوں کی جوتیاں پہنتے ہیں تا کہ جلدی گھس نہ جائیں۔

لفظ" نعلین "کے عدد مبارک

لفظ نعلین مبارکہ کو علم الاعداد کی روشنی میں دیکھیں تو اس لفظ کے 210عدد بنتے ہیں۔ان کی ترتیب کچھ اس طرح ہے:

ن	۵۰
ع	۷۰
ل	۳۰
ی	۱۰
ن	۵۰

	۲۱۰

نعلین مبارکہ کا نقش ہم تک کیسے پہنچا

شاہِ بحر و بر ﷺ کے نعلین پاک کی مثال بنانے والوں میں سب سے پہلے حضرت علامہ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام آتا ہے۔انہوں نے اپنی کتاب میں اس کا نقشہ بنایا اوراس پر امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس طرح کے دوسرے جید علماء نے تحریریں لکھیں۔اس حوالے سے امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"میں نے ابن عساکر کی اُس کتاب کا نسخہ دیکھا جس میں نعل شریف کی مثل بنی ہوئی تھی اور اس پر امام سخاوی اور دیگر بہت سارے علماء کی تحریریں تھیں۔علامہ ابن الحاج اور ابن عساکر نے نقش نعلین پاک کی مثالیں بنائیں اور کسی دوسرے عالم نے اُن پر انکار نہیں کیا"۔

حضرت امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف" فتح المتعال فی مدح النعال" میں بھی نقش نعلین پاک کی مثالیں درج کی ہیں۔امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعل مبارک کی سندیوں بیان کرتے ہیں:

۱۔امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔امام حافظ صالح ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج مغربی اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ابراہیم بن محمد بن ابراہیم المری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ابوالقاسم قاسم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ ابوالقاسم خلف بن بشکوال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔ابوبکر العربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ابوالقاسم مکی بن عبد السلام بن الحسن الرمیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری حافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔محمد بن حسین الفارسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔محمد بن جعفر التمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد ابن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ابو محمد ابراہیم بن سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ابو یحیی بن ابو مرۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ابن ابی اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سے روایت ہے کہ یہ نعل نبی کریم ﷺ کی اُس نعل کے مطابق ہے جو اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ کے پاس تھی ۔اسماعیل بن ابی اویس نے کہا میرے والد نے موچی کو حکم فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی نعل کی طرح نعل بنائے۔اس میں دو نقطوں کی جگہ دو زمام تھے۔

شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کی نعلین شریفین کی بھدریاں اور تسمے

نعلین شریفین کا جو نقشہ ہمیں ملا ہے اور جو نعلین مبارکہ کی تصاویر میسر ہیں اُن میں نعلین شریفین کا تلا جس کا اگلا حصہ قدرے چوڑا اور درمیانی حصہ اگلے حصے کی نسبت پتلا جیسے اطراف سے تراشا گیا ہو،اور ایڑی مبارک کی جگہ اگلے حصے کی نسبت کافی کم چوڑائی میں ہے ۔نعلین مبارکہ کے اگلے حصے اور پچھلے حصے میں تسمے موجود ہیں۔اگلے حصہ والے تسمے انگوٹھے مبارک والی جگہ سے تلے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔قارئین ہم یہاں نعلین شریفین کی بھدریوں اور تسموں کے بارے میں تفصیل سے ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

قبال

قبال کا لفظ تسمے کے لئے استعمال ہوتا ہے

القبال کا معنی ہے تسمہ جب نعلین کے ساتھ آئے تو اس سے مراد ہوتا ہے جوتے کا تسمہ۔

یہاں پر دو چیزیں قابل غور ہیں ۔

۱۔قبال اگر ق ضمہ کے ساتھ ہو (قُبال) تو اس کا معنی ہے کسی چیز کا ابتدائی حصہ۔جوتے کے ابتدائی حصہ کو

قبال کہا جاتا ہے۔

۲۔اور قِبال مطلب بکسر قاف(قبال) اس کا استعمال زمانے اور وقت کے لئے ہے۔قبال قاف کے نیچے زیر بروزن قتال ۔اس حوالے سے "قاموس المحیط" میں اس طرح ملتا ہے:

وقبال االنعل زمام بین الاصبح الوسطی والتی تلیھا۔

"جوتے کا وہ زمام جو پاؤں کی درمیانی اور اُس سے متصل انگلی کے درمیان ہوتا ہے۔

لغات الحدیث میں قبال کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

کان لنعلہ قبالان

حضور پاک ﷺ کی نعل مبارک میں دو تسمے تھے۔(جو انگلیوں کے بیچ ہوتے ہیں)

عرب لوگ کہتے ہیں:

اقبل نعلہ یا قابل نعلہ

اپنی جوتی میں تسمہ لگایا

اسی طرح قابلوا النعال اپنی جوتیوں میں تسمے لگاؤ۔

نعل مقبلۃ تسمہ دار جوتی ۔نعل مقبولۃ تسمہ بندھی ہوئی جوتی۔

نعلین مبارکہ کے حوالے سے سب سے پہلا اور بنیادی ماخذ حضرت امام احمد المقری التلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف "فتح المتعال فی مدح النعال" ہے۔اس کتاب کا اردو ترجمہ حضرت مفتی خان محمد قادری صاحب نے "فضائل نعلین حضور ﷺ" کے نام سے کیا ہے۔جسے کاروان اسلام پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے ۔فتح المتعال فی مدح النعال نے امام المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "قبال" کے متعلق علامہ زمخشری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"کسی شئے کا وہ حصہ جو سامنے ہو قبال الشی وقبلۃ کہلاتا ہے"۔

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صاحب سبل الھدی کے حوالے سے "قبال" کے متعلق مزید نقل کرتے ہیں:

وہ بھدری جس میں وہ تسمہ باندھا جاتا ہے جو درمیانی اور اُس سے متصل انگلی کے درمیان ہوتا ہے۔

الصاح فی اللغۃ میں "قبال" کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

وقبال النعل بالکسر :الزمام الذی یکون بین الاصبع الوسطی والتی تلیھا۔یقال قابلت النعل واقبلتھا،اذا جعلت لھا قبالین۔

مقابیس اللغۃ میں "قبال" کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

زمام البعیر والنعل

جوتے کے ابتدائی حصے کو قبال کہا جاتا ہے ۔"فتح المتعال فی مدح النعال" میں امام احمد المقریؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل لغت کے نزدیک قبال سے مراد وہ تسمہ ہے جو دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔

شراک

تسمے کو شراک کہا جاتا ہے۔اس حوالے سے فتح المتعال فی مدح النعال میں حضرت امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"شراک (شین کے نیچے زیر) نعل کے تسموں میں سے ایک تسمہ جو اس کے سامنے والے حصہ پر ہوتا ہے۔یہ اس دوسرے معنی کے بھی قریب ہے کہ شراک نعل کا وہ تسمہ ہوتا ہے جو پشت قدم پر ہوتا ہے"۔

لغات الحدیث میں شراک کے معنی تسمے کے ہیں:

۱۔صلے الظهر حين زالت الشمس وكان الفی بقدر الشراك۔

حضور پاک ﷺ نے ظہر کی نماز سورج کے ڈھلتے پڑھی جب سایہ جوتی کے تسمے کے برابر ہو گیا۔

۲۔والعين مثل الشراك

چشمہ جوتی کے تسمے کے برابر تھا۔یعنی بہت تھوڑا پانی تھا اُس میں۔

مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبال اور شراک کے متعلق فرماتے ہیں:

قبال اور شراک دونوں کے معنی ہیں تسمہ مگر شراک اکہرے تسمے کو کہتے ہیں۔قبال بٹے ہوئے تسمے کو کہا جاتا ہے۔یعنی حضور پاک ﷺ کے جوتا شریف میں دو تسمے ہوتے تھے۔

شسع

ابن منظور افریقی لسان العرب میں "شسع" کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

شسع النعل :قبالها الذی يشد الی زمامها،والزمام:السير الديث يعقد فيه الشسع،المجع شسوع۔

جوتی کے تسمے کو شسع النعل کہتے ہیں۔جوتی کا وہ تسمہ جو اس کی زمام میں باندھا جاتا ہے۔زمام وہ بھدری ہے جس میں تسمہ باندھا جائے۔اور اس کی جمع شسوع آتی ہے۔

القاموس المحیط میں شسع کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

الشسع بالكسر:قبال النعل

مقابیس اللغۃ میں شسع کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

الشين والسين والعين يدل عل امرين:الاول قلة والاخر بعد ،فالاول :قول العرب:له شسع من المان ای قليل۔ولعل شسع النعل من ذلک لقتله،يقال شسعت النعل ،والاخرّ الشاسع:البيعد۔

شین سین اور عین ہے یہ دو معنی پر دلالت کرتا ہے۔قلت اور دوری۔عرب کا محاورہ ہے جس کے لئے تھوڑا مال

ہواور جوتی کا تسمہ اسی سے ہے اس کے قلیل ہونے کی وجہ سے اور دوسرا معنی دوری ہے۔

الصحاح فی اللغۃ شسع کے معنی یوں ملتے ہیں:

الشسع:واحد شسوع النعل التی تشد الی زمامها تقول منه شسعت النعل.وقال ابو الغوث:شسعت النعل بالتشدید و کذلک اشسعتها۔

شسع واحد ہے شسوع کی اور شسوع النعل وہ ہے جو جوتی کی زمام میں باندھا جاتا ہے۔ابو الغوث کہتے ہیں میں نے جوتی کو تسمہ لگوایا۔اور ایسے ہی میں نے اس کے لگوانے کو طلب کیا۔

لغات الحدیث میں شسع کا معنی یوں بیان ہوا ہے:

جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اُس کے پاس والی انگلی رہتی ہو۔

امام المقریؒ ابن عساکر کے حوالے سے شسع کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

نعل کے تسموں میں سے ایک تسمہ ہے۔جسے صاحب نعل اپنی دو انگلیوں کے درمیان داخل کرتا ہے۔اور اس کے ایک سرے کو اس سوراخ میں داخل کرتا ہے جو صدر نعل کی زمام میں بندھا ہوتا ہے۔

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شسع کی وضاحت کے لئے فتح المتعال میں احادیث مبارکہ نقل کی ہیں جو کچھ اس طرح ہے:

۱۔ابن عساکر نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ طواف کر رہا تھا۔فانقطعت شسسه (آپ ﷺ کا تسمہ ٹوٹ گیا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جوتا مجھے عنایت کیجئے تا کہ درست کر دوں۔آپ ﷺ نے فرمایا هذه اثره ولا احب الاثره یہ ممتاز رہنا ہے اور میں ممتاز رہنا پسند نہیں کرتا"۔

۲۔ابن العربی نے الکامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا:

اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانها من المصائب

جب تسمہ ٹوٹ جائے تو انا للہ پڑھو کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے۔

۳۔محدث ابو یعلی نے مسند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سلوا اللہ کل شی حتی الشسع فان اللہ ان لم یسیره لم یتیسره۔

اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرو حتی کہ تسمہ بھی کیونکہ وہ آسانی نہ فرمائے تو آسانی نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں شسع کا لفظ استعمال ہوا ہے۔حضرت امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شسع لفظ کے معنی کی صراحت کے لئے ان احادیث مبارکہ کو اپنی تصنیف میں بیان فرمایا ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے:

اذا انقطع شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحد

اگر تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتی پہن کا نہ چلے۔

اذا سالت فاسال اللہ ولو شسع نعل

جب تو مانگے تو اللہ سے مانگے اگر چہ جوتی کا تسمہ ہو۔

زمام

زمام اُس لگام کو کہتے ہیں جس میں شسع بندھا ہوتا ہے۔ہم الصحاح اللغۃ اور فتح المتعال فی مدح النعال کی روشنی میں زمام کے معنی دیکھتے ہیں:

الصحاح اللغۃ میں" زمام "کے معنی یوں ملتے ہیں:

ما یشد فیہ الشسع تقول زممت النعل

فتح المتعال فی مدح النعال میں زمام کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں:

"زمام سے مراد وہ لگام ہے جس میں شسع بندھا ہوتا ہے"۔

المنجد میں زمام کے معنی یوں ملتے ہیں:

جس سے کوئی چیز باندھی جائے۔باگ لگام نکیل مہار۔زمام النعل: جوتے کا تسمہ

زمام اُس بھدری کو کہتے ہیں جس میں جوتے کے تسمے بندھتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں نعلین شریفین

مشہور یورپی مستشرک ڈاکٹر اسپرنگر کہتے ہیں کہ " کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گذری نہ آج موجود ہے جس نے اسماء الرجال کی طرح کا عظیم فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت پانچ لاکھ سے زائد اشخاص کے حالات زندگی معلوم ہوئے ہیں" ۔الحمد للہ یہ مسلمانوں کا خاصہ ہے کہ انہوں نے اپنے نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کے ہر پہلو کو محفوظ کر لیا ہے اور اس کا اعتراف غیروں کو بھی ہے ۔اور یہ بھی سچ ہے کہ کائنات کے اندر کسی بھی انسان کے متعلق اتنا نہیں لکھا گیا جتنا کریم آقا ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں لکھا گیا ہے اور قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔نبی پاک ﷺ کا چلنا،کریم آقا ﷺ کا لباس مبارک،کملی والے آقا ﷺ کے کھانا تناول فرمانے کا انداز،کلام فرمانے کا طریقہ مبارکہ،یہاں تک کہ محدثین نے نعلین مبارکہ میں زمام اور قبالان کی تعداد مبارکہ بھی محفوظ کر لی گویا کہ چھوٹی سی چھوٹی بات کو الحمد للہ مسلمانوں نے محفوظ کر لیا۔ہم یہاں کریم آقا ﷺ کے نعلین مبارکہ کے حوالے سے احادیث مبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

ا۔شمائل نبوی ﷺ میں علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"نبی پاک ﷺ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔ہر تسمہ دوہرا تھا۔تسمہ سے مراد وہ درمیانی تسمہ ہے جس میں انگلی یا انگوٹھا ڈالتے ہیں۔آپ ﷺ دونوں تسموں کے درمیان انگوٹھے کے درمیان والی انگلی یا اُس کے

برابر والی ڈالتے تھے۔

۲۔ترمذی شریف کی حدیث ہے :

عن قتادہ قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھما قبالان۔

قتادہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور پاک ﷺ کے پاپوش مبارک کیسے تھے۔تو انہوں نے فرمایا کہ ہر ایک کفش مبارک میں دو تسمے تھے۔

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں لفظ " کفش مبارک" کا ترجمہ علمائے کرام یوں فرماتے ہیں:

حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں: "ہر کفش مبارک میں دو تسمے تھے" یعنی ایک تسمہ انگوٹھے اور اُس کے ساتھ والی انگلی میں تھا۔اور دوسرا تسمہ درمیان کی انگلی اور اُس کے ساتھ والی انگلی میں ہوتا تھا۔

۳۔ترمذی شریف کی حدیث ہے :

ان رسول اللہ ﷺ کان نعلاہ لھما قبالان

بلاشبہ رسول اکرم ﷺ کے نعل مبارک کے دو زمام تھے۔

۴۔بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ ہے :

ان نعل ﷺ کان لھا قبالان

نعل نبی ﷺ کے دو زمام تھے۔

۵۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

کان لنعل رسول اللہ صلی اللی علیہ وسلم قبالان

نعل رسول اللہ ﷺ کے دو زمام تھے۔

۶۔امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عیسی بن طہمان کے حوالے سے روایت کیا ہے:

اخرج الینا انس بن مالک نعلین جرداوین لھما قبالان قال حدثنی ثابت بعد عن انس انھما کانت نعلی النبی صلی اللہ علیہ آولہ وسلم۔

عیسی بن طہمان فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے حضور پاک ﷺ کی دو پاپوش مبارک جن پر بال نہ تھے ہمارے لئے نکالے۔ہر ایک پر دو دو تسمے تھے،فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ثابت نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں نعلین پاک حضور نبی کریم ﷺ کے تھے۔

حدیث مبارکہ میں لفظ "جرداوین "استعمال ہوا ہے۔اس لفظ کے معنی صراحت سے بیان کرتے ہوئے امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"وہ جوتے جن پر بال نہ ہوں،نہایہ میں ہے" ارض جرد"اس زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزہ نہ اگے۔اس کا

معنی شرح السنہ میں "خلقین" کیا گیا ہے یعنی آپ ﷺ کے وہ نعلین پرانے تھے"۔
بغیر نباتات والی جگہ کو بھی" الجرد" کہا جاتا ہے جہاں کچھ نہ اگتا ہو۔
۷۔شیخ سراج بلقینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں عیسی بن طہمان نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے دو نعلین لائے جن پر دو بدریاں تھیں۔

فقال ثابت البنانی هذه نعل النبی صلی علی علیه وسلم۔

ثابت بنانی نے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے نعلین ہیں۔

۸۔بخاری شریف کی حدیث ہے :

حدثنا حجاج بن منهال :حدثنا همام ،عن قتاده :حدثنا انس ان نعل النبی صلی الله علیه وسلم کان لهما قبالان۔

بیان کیا ہم کو حجاج بن منھال نے بیان کیا ہم کہ ہمامؒ نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہم کو انس نے کہ بے شک نبی پاک ﷺ کے نعلین کے دو تسمے تھے۔

۹۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے اپنے موزے بنوائے تا کہ انہیں پہنیں ۔ایک موزہ حضور پاک ﷺ نے پہن لیا پھر کوا آیا دوسرے موزے کو اٹھا کر لے گیا جب اُس نے اوپر سے پھینکا تو اس میں سے ایک سانپ نکلا رحمت عالم ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا:

من کان یومن بالله والیوم الاخر ولا یلبسن خفیه حتی ینفضها۔

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے جب تک وہ دونوں موزوں کو جھاڑ نہ لے انہیں نہ پہنے۔

اور ایک دوسری روایت جو طبرانی میں حمر سے ہے کہتے ہیں:نبی پاک ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جانے کا ارادہ فرماتے تو آبادی سے باہر چلے جاتے ،ایک روز قضائے حاجت کے ارادہ سے چلے بفراغت کے بعد وضو فرمایا اور ایک موزہ پہن لیا،اچانک ایک پیلا پرندہ آیا اور دوسرا موزہ اٹھا کر اُڑ گیا۔اُس کے بعد اُس پرندے نے وہ موزہ پھینک دیا اس موزہ میں سے سانپ نکلا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کرامت تھی جس سے خدا نے مجھے نوازا اے اللہ میں ہر اُس جانور سے پناہ مانگتا ہوں جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور اس جانور سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو چاروں پاؤں سے چلتا ہے۔

۱۰۔عن ابن عمر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو پہنے ہوئے وہ جوتے جس

میں بال نہ تھے۔

۱۱۔ترمذی شریف کی حدیث ہے:

حدثنا ابو کریب محمد بن العلا ،حدثنا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن الحارث عن ابن عباس قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان مثنی شراکھما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتا شریف کے تسمے دوہرے ہوتے تھے۔(اس کا ترجمہ یوں بھی بیان ہوا ہے)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے کفش مبارک کے وہ تسمے جو پشت قدم پر پڑتے تھے دوہرے تھے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نعلین شریفین کے ہر تسمے میں دو دو تسمے تھے یعنی ہر تسمہ دوہرا تھا۔اس حدیث کی سند میں ایک راوی خالد حذاء ہیں،حذاء کے معنی موچی کے ہیں علماء کرام فرماتے ہیں یہ صاحب خود موچی نہیں تھے لیکن نشست و برخاست اور تعلقات موچیوں سے تھے۔اس لئے اُن کا لقب خالد موچی پڑ گیا۔

اس حدیث پاک کی تشریح میں سید امیر علی گیلانی قادری اپنی تصنیف" انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی" میں فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں ہے" وہ تسمے جو پشت قدم پر پڑتے تھے دوہرے تھے" یعنی یہ تسمے مضبوط اور تنگ تھے۔تاکہ پاپوش مبارک پاؤں میں مضبوط جما رہے اور پاؤں جوتے سے باہر نہ نکل سکے۔یہاں پر مثنی مفعول واقع ہے یعنی ہر ہر تسمے میں دو دو تسمے تھے،گویا ہر تسمہ دوہرا تھا"۔

۱۱۔مشکوۃ شریف کی حدیث مبارکہ ہے:

ابن بریدۃ عن ابیہ ان النجاشی اھدای الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسھما۔

روایت ہے ابن بریدہ سے وہ اپنے والد سے راویت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں دو سیاہ سادے موزے ہدیۃ بھیجے۔حضور پاک ﷺ نے انہیں پہنا۔

۱۲۔ابوالحسن بن الضحاک نے عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارکہ کی دو زمام تھیں۔اور اُس کے دو تسمے تھے۔

۱۴۔امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے:

کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان وابی بکر و عمر رضی اللہ عنھما و اول من عقد عقدا واحدا عثمان رضی اللہ عنہ۔

نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک کے دو زمام تھے۔اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نعلین کے بھی دو

زمام تھے۔اور جس نے سب سے پہلے جوتے کو ایک زمام سے باندھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ علمائے کرام بیان فرماتے ہیں کہ غالباً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لیے ایک تسمے کو اختیار کیا کہ کہیں دو تسموں کا ہونا ضروری خیال نہ کر لیا جائے۔

نعلین مبارکہ کی ہیئت

کریم آقا ﷺ کے نعلین پاک دنیا کی سب سے خوبصورت نعلین شریفین ہیں ۔آپ ﷺ کی نعلین مبارکہ کی لمبائی چوڑائی کے حوالے سے کتب شمائل و سیرت میں تفصیلی ذکر ملتا ہے۔حضور پاک ﷺ کی نعلین مبارکہ کے قبال میں دو تسمے تلے کے ساتھ جڑے ہوتے تھے۔اب ہم نعلین پاک کے رنگ اور وہ کس چمڑے سے بنی ہوئی تھیں اس پر مفصل کلام کرتے ہیں:

نعلین پاک کا رنگ کیسا تھا

نعلین مبارکہ کے رنگ کے متعلق امام احمد المقری التلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف "فتح المتعال فی مدح الذعال "میں بیان کرتے ہیں:

ان نعله صلى الله عليه وسلم كانت صفراء

نبی کریم ﷺ کی نعلین زرد رنگ کی تھیں۔

نعلین پاک کا رنگ صفراء تھا۔بہت ہی خوبصورت اور خوشنما رنگ تھا۔اس حوالے سے اسلامک انفو انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار یوں لکھتا ہے:

The sandals of the Beloved Messenger of Allah hold a unique place of honour and reverence of Muslims throughout the globe. They are often referred to as Naalayn Paak, or Naal-e-Nabi.The colour of the Naalayn Paak "SUFRAHA".SUFRAHA is look like near yellow.

نعلین پاک کس چمڑے کی بنی ہوئی تھیں

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید لکھتے ہیں:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

ان نعله عليه السلام كانت من جلود االبقر

نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارک گائے کے چمڑے کی تھیں۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے گائے کے چمڑے کی نعلین پہنی ہوئی تھیں۔اور حارث بن اسامہ نے حمید سے روایت کیا انہوں نے ایک اعرابی سے سنا ہے کہ اس

نے کہا:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلان من البقر

میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے گائے کے چمڑے کی نعلین مبارک پہنی ہوئی تھیں۔

ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے:

عن عبید بن جریح انہ قال لابن عمر رایتک تلبس النعال السبتیۃ قال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیھا شعر و یتوضا فیھا گانا احب ان السبھا۔ؤ

حضرت عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ گائے کے چمڑہ کا وہ جوتہ پہنتے ہیں جو دباغت شدہ بغیر بالوں کے ہوتا ہے۔انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یقیناً میں نے حضور پاک ﷺ کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جس پر بال نہ تھے۔اور اُن میں وضو فرماتے ،لہذا میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ اس طرح کے جوتے پہنوں۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف شمائل نبوی ﷺ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں:

نبی پاک ﷺ سبتی جوتا استعمال فرماتے تھے۔سبتی جوتوں پر بال اور رواں وغیرہ نہیں ہوتا۔خالص چمڑے کے ہوتے ہیں۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو بغیر بالوں والا جوتا پہنے دیکھا۔اسی میں آپ ﷺ وضو فرما لیتے تھے ہم بھی یہی پسند کرتے تھے کہ ویسا جوتا پہنیں۔

روایت میں "السبتیۃ" کا لفظ مبارک استعمال ہوا ہے۔

السبتیۃ:السبت سے ہے جس کے معنی پکائی ہوئی کھال،رنگی یا دباغت دی ہوئی کھال کے ہیں۔صاحب اللغات الحدیث لکھتے ہیں بکسرسین گائے کی کھال جو دباغت کی گئی ہو جس سے جوتے بناتے ہیں۔اس کو سبت اس وجہ سے کہا کہ اس کے بال دور کیے جاتے ہیں۔اور کچھ کا کہنا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ کھال دباغت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہے۔حضرت علامہ مولانا محمد عاقل بن محمد خاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شرح "حلاوۃ المحفلین" میں تحریر فرماتے ہیں:

"شیخ ابن حجر گفتہ اس بکسرسین،عبارت است از پوست گاؤ کہ دباغت کردہ شود اور مطلقا خواہ قرب و خواہ بغیر قرط،وقرط عبارت است از برگ خاردار پس حاصل آنست کہ می پوشی تو نعمائے موئے وایں عادت تو نگران است تو موافقت ایشاں چرا می کنی حکمت آں چیست"

ترجمہ:

یعنی شیخ ابن حجر نے کہا کہ (سبت) بکسر سین گائے کے اُس پوست کو کہتے ہیں جو کہ دباغت کیا گیا ہو، صرف قرظ کے ساتھ یا بغیر قرظ کے اور قرظ اُسی پتے کو کہتے ہیں جس پر کانٹے ہوں، پس اس فقرہ کا یہ مطلب ہوا اے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بغیر بالوں کے جوتا پہنتے ہیں حالانکہ یہ مالدار لوگوں کی عادت ہے۔

امام المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لفظ "سبتیہ" کے متعلق فرماتے ہیں:

السبتیۃ: (سین کے نیچے زیر یا مشدد) سبت کی طرف منسوب جس کا معنی گائے کا وہ چمڑہ جسے کسی بھی شئے سے رنگا گیا ہو۔ یا وہ چمڑہ جسے کیکر کے پتوں سے رنگا گیا ہو۔ اور کچھ کا کہنا ہے سبت وہ چمڑا ہے جس پر بال نہ ہوں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں عرب میں اُس وقت تمدن و تہذیب ایسا نہ تھا اس لئے بالوں والا جوتا چمڑے سمیت ایسا بنا لیا جاتا تھا۔ لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتباع کی شدت میں اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ سبحان اللہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت رسول ﷺ پہ قربان جائیں نعلین مبارک بھی اُسی طرز کا بنوانے میں شدت سے کام لیتے تھے جیسا کہ کریم آقا شاہِ بحر و بر حضرت محمد ﷺ کے نعلین مبارک ہوتی تھیں۔

ساری بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ شاہ بحر و بر، شافع محشر، وجہ ایجاد عالم حضور پاک ﷺ کی نعلین مبارکہ چمڑے کی بنی ہوئی تھیں۔ اور اُن کا رنگ صفراء تھا۔ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح پتا چلتا ہے کہ چمڑے کی بنی ہوئی زرد رنگ کی جوتیاں پہننا سنت نبی ﷺ ہے۔

شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کی نعلین اقدس کی شکل و صورت مبارک

نعلین مبارکہ کے جو نقشے اور تصاویر مبارکہ سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اُن میں کچھ نعلین مبارکہ کی کمر پتلی ہے اور نعلین کا اگلا حصہ زبان کی طرح لمبا ہوتا ہے۔ اور کچھ تصاویر میں ایڑیوں والا حصہ مبارک اگلے حصہ کی نسبت کافی پتلا ہے۔ بنو ہاشم میوزیم اسلام آباد نے نعلین مبارکہ کی ایک تصویر جاری کی ہے۔ اُس تصویر میں موجود نعلین پاک کا رنگ زردی مائل ہے اور اُس میں صرف ایک تسمہ ہے جو کہ نعلین مبارک کے درمیان میں ہے اور اُس کا اگلا حصہ ہلکا نوکدار اور کمر پتلی ہے جیسے پہلو کو کاٹ دیا جائے اور وہ باریک ہو جاتا ہو۔ اور ایڑی مبارک کا حصہ کافی پتلا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمائل نبوی ﷺ میں باجوریؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضور پاک ﷺ کے جوتے میں ایک باریک تلا ہوتا تھا۔ پچھلے حصے میں ایک ایڑی ہوتی تھی۔ اور اگلے حصہ میں زبان کی طرح کچھ حصہ انگلیوں کے لئے آگے کو نکلا ہوا ہوتا تھا۔

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعلین مبارکہ کی شکل وصورت کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں:

"امام حافظ عراقی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارکہ مخصرہ اور ملسنہ تھیں۔اور ابن سعد نے طبقات میں ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نعلین مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا وہ مخصرہ معقبہ اور ملسنہ تھیں۔اور اس کے دو زمام تھے"۔

مخصرہ اور ملسنہ نعلین کی شکل وصورت سے متعلق دو اصطلاحات ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے امام احمد المقری فرماتے ہیں:

المخصرہ: وہ نعل جس کی کمر پتلی ہو۔اللمسنہ: من النعال۔صحاح وغیرہ میں ہے کہ ملسنہ وہ جوتا ہے جو زبان کی طرح لمبا اور نرم ہو۔اور نہایہ میں ہے جس کا اگلا حصہ زبان کی طرح نوکدار ہو۔اور ابوالحسن بن ضحاک اسماعیل بن امیہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ کی نعل مبارک مخصرہ تھی اور اس کے دو زمام تھے۔ابو الشیخ نے ثابت بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اس شخص نے خبر دی کہ جس نے نبی کریم ﷺ کی نعلین شریفین دیکھے ہوئے تھے کہ "نبی کریم ﷺ کی نعلین میں دو زمام تھے۔

شیخ امام حافظ علقمی نے "الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر" کے حاشیہ میں امام حافظ زین الدین عراقی سے نقل کیا ہے:

ان طول نعله صلى الله عليه وسلم شبر واصبعان وعرضها مما يلي الكعبين سبع اصابع و بطن القدم خمس و فوقها ست وأسها محدد عرض مابين القبالين اصبغان

نبی کریم ﷺ کی نعلین مبارکہ کا طول ایک بالشت اور دو انگلیاں اور ایڑی کی جانب چوڑائی سات انگلیاں اندرونی حصہ پانچ انگلیاں اور اس سے اوپر والا حصہ سات انگلیاں تھیں سر گول اور دونوں تسموں کے درمیان فاصلہ دو انگلیاں تھا۔

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعلین شریفین کے طول وعرض کے حوالے سے حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان کے متعلق فرماتے ہیں:

"نعلین شریف کی اس طرح تحدید امام عراقی کے سوا کسی نے نہیں کی مگر ہمارے لئے امام عراقی کا قول حجت ہے کیونکہ وہ ثقہ لوگوں کے امام ہیں۔اور اُن کی تعریف میں حافظ مصر و شام جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں"۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف شمائل رسول ﷺ میں حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے نعل شریف کے متعلق قصیدہ نقل کرتے ہیں:

و نعله الكريمه المصونة　　طوبى لمن مس بها جبينه

لها قبالان بسير و هما　　سبتيان سبعتوا شعرهما

وطولها شبر واصبعان　　وعرضهما مما يلى الكعبان

سبع اصابه و بطن القدم　　خمس وفق ذافست فاعلم

ورأسها محدد و غر ض ما　　بين القبالين اصبعان اضبطها

وهذه تمثال تلک النعل!　　وودورها اكرم بها من نعل

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی پیشانی نبی کریم ﷺ کے جوتے کو چھولے۔آپ ﷺ کے جوتے میں دو تسمے تھے اور ایک ایڑی تھی۔آپ کے جوتے سبتی تھے۔آپ ﷺ کے جوتے کی لمبائی ایک بالشت اور دو انگلیوں کے برابر تھی اور چوڑائی اتنی کہ ٹخنوں تک آجاتا تھا۔اور اس کا سر گول اور دونوں تسموں کے درمیان فاصلہ دو انگلیاں تھا۔اور یہ اُس نعل کا نقش ہے جس کی ساخت و گولائی ہر اعلیٰ سے اعلیٰ نسل کے نعل سے بھی نہایت خوبصورت اور خوش نما ہے۔

حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا اشعار مبارکہ جن میں نبی کریم ﷺ کے نعلین شریف کے طول و عرض کے متعلق بیان کیا گیا ہے ان کو امام احمد القمری التلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف فتح المتعال فی مدح النعال میں بھی نقل کیا ہے۔اور علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درج کردہ اشعار میں یہ فرق ہے کہ امام المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلا شعر و نعله الكريمه المصونة طوبى لمن مس بها جبينه بیان نہیں کیا۔جب کہ شمائل نبوی ﷺ میں شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخری دو اشعار چھوڑ دیے ہیں۔حافظ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مندرجہ بالا اشعار میں بڑی محبت و عقیدت کے ساتھ نعلین شریفین کے طول و عرض کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔

نعلین پاک کی وضع مبارکہ کے حوالے سے مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کی جوتی پاک مثل چپلی کی تھی اور اُس کے دونوں چمڑے کے فیتے آپ ﷺ کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان سے ہو کر نیچے مبارک (تلا) کے دائیں بائیں چپٹے ہوئے تھے۔جسطرح نقشہ نعلین پاک میں ہے وہ شکل نہیں بلکہ جس طرح آجکل سیخ کی چپل بناتے ہیں نقشہ پاک والی چپل نبی کریم ﷺ نے اکثر پہنی مگر یہ چپل کبھی کبھی۔

مولانا عبد المصطفی اعظمی اپنی تصنیف سیرت مصطفیٰ ﷺ میں فرماتے ہیں:

حضور پاک ﷺ کی نعلین اقدس کی شکل وصورت اور نقشہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے ہندوستان میں چپل ہوتے ہیں۔چمڑے کا ایک تلا ہوتا ہے جس میں تسمے لگے ہوتے ہیں۔آپ ﷺ کی مقدس جوتیوں میں دو تسمے عام طور پر لگے ہوتے تھے۔جو کروم چمڑے کے ہوا کرتے تھے۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حضور پاک ﷺ نے ایک خاص قسم کا جوتا بھی پہنا جسے تاسومہ کہا جاتا تھا۔

شاہِ بحر و بر حضور پاک ﷺ کے موزے

نجاشی نے جو حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں موزوں کا ہدیہ بھیجا تھا اُن کا رنگ سیاہ تھا۔حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:نجاشی بادشاہ نے حضور اقدس ﷺ کو دو سیاہ رنگ کے سادے موزے ہدیہ میں بھیجے آپ ﷺ نے وہ موزے پہنے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے :

عن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشى اهدى للنبى صلى الله عليه وآله وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهماثم توضا و مسح عليهما.

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تحفتاً دو موزے سیاہ رنگ کے بھیجے تھے۔جو کہ صرف سیاہ رنگ ہی کے تھے۔پھر اُن دونوں کو پیغمبر اسلام ﷺ نے پہن کر وضو فرمایا اور اُن پر مسح فرمایا۔

مدارج النبوۃ میں حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں:

حضور پاک ﷺ کے دو موزے سادہ تھے۔جس کو نجاشی نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔حضور پاک ﷺ نے انہیں سفروں میں پہنا تھا۔

ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے:

المغيرة بن شعبه اهدى دحية النبى صلى الله عليه وآله وسلم خفين فلبسهما وقال اسرائيل عن جابر عن عامر وحبة فلبسهما حتى تحرقا لايدرى النبى صلى الله عليه وآله وسلم اذكى هما ام لا قال ابو عيسى هذا هوا ابو اسحاق الشيبانى و اسمه سيلمان.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دحیہ (کلبی)رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں دو موزے تحفتاً پیش کیے ۔حضور پاک ﷺ نے اُن دونوں کو پہنا،نیز اسرائیل جابر سے اور جابر عامر سے روایت کرتے ہیں کہ موزوں کے علاوہ جبہ بھی تھا حضور سرور عالم ﷺ نے اِن کو پہنا یہاں تک کہ وہ دونوں پھٹ گئے ۔حضور نبی پاک ﷺ نے یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ یہ دونوں موزے مذبوح جانور کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔ابوعیسی نے کہا کہ یہ ابو اسحاق شیبانی ہے اور اس کا نام سیلمان ہے۔

نعلین مبارکہ اور موزوں کی تعداد

کریم آقاﷺ کے نعلین مبارک اور موزوں کی تعداد کتنی تھی اس کے متعلق کتب شمائل اور کتب سیرت میں مختلف روایت ملتی ہیں۔

بعض اہل سیر نے بیان فرمایا کہ نبی کریمﷺ کے کئی موزے تھے اور ان میں سے چار جوڑے وہ تھے جو آپﷺ کو خیبر سے دستیاب ہوئے ۔امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن فہد مکی ہاشمی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

"آپﷺ کے دو جوڑے نعلین کے اور آٹھ جوڑے موزوں کے تھے۔

نعلین شریفین کے فضائل و برکات

شاہِ بحر و برﷺ کے نعلین پاک کی بیشمار برکات ہیں۔نعلین شریف کے نقش کو لوگ حصول برکت کی خاطر گھروں میں آویزاں کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نقش نعل پاک کو اپنے سینوں پر سجاتے ہیں اور برکتوں رحمتوں اور فیوضات کی بارشوں میں بھیگتے ہیں اس حوالے سے اسلامک انفو انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار یوں لکھتا ہے:

Muslims over the centuries have often carried depictions symbolising the sandal of the Beloved Prophet, may Allah's peace and blessings be upon him, as a gesture of love and devotion - The image of the sandal of the veloved porphet may Allah's peace and blessings be upon him have lot of blessings,so that reason this holy sacndal imsags displayed around places.also displays a small image of his blessed footprint embedded in stone. These depictions are sometimes carried in purses, worn as a badge or pin, and also displayed around the home in frames and wall hangings to obtain baraka and peace from that which it symbolises.

قارئین!نقش نعل پاک حضورﷺ کے توسل سے مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ لوگوں کی مرادیں بر آتی ہیں اور اس کے علاوہ بھی علماء اور صلحا نے نعلین پاک کی برکات و فضائل کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کیے ہیں،ان کا احاطہ تو ناممکن ہے مگر ہم حصول برکت کی خاطر یہاں چند ایک فضائل و برکات نعلین شریفین درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

ا۔نعلین پاک کی برکات کے حوالے سے حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور تابعی ابو اسحاق زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت سیدنا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کا قول نقل کرتے ہیں:

, "Of the proven blessing of the likeness of the Prophet's sandal is that, whoever has it in his possession for tabarruk will be safeguarded by it from the sedition of rebels and the mastery of enemies, and it will be a barrier against every devil and the evil eye of the envious. If a pregnant woman holds it in her right hand during labour, her delivery will be easier by Allah's Power."

۲۔علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ شمائل نبوی ﷺ میں ایک صالح بزرگ ابوجعفر محمد بن عبد المجید کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

"I cut the pattern of this sandal for one of my students. He came to me one dayand said: "I saw a wonder yesterday from the blessing of this sandal. My wife was suffered from a pain which almost took her life. I placed the sandal on the spot of her pain and said: O Allah , show me the blessing of the owner of this
sandal. Allah cured her on the spot."

" میں نے اپنے شاگردوں کو مثال دیتے ہوئے کہا: میں نے گزشتہ رات نقش نعل مبارک کی عجیب وغریب برکت دیکھی، میری بیوی کو اتنا شدید درد ہوا کہ میں سمجھا کہ یہ جانبر نہ ہو سکے گی۔ میں نے نعل مبارک کا نقش درد کی جگہ رکھ دیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اپنی آنکھوں سے صاحب نعل کی برکت کا مشاہدہ کرا دے۔ اللہ جل شانہ نے اُسی وقت درد سے نجات عطا کی"۔

۳۔علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں

ابوالقاسم بن محمد کہتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ کے نعل مبارک کی اتنی برکت تھی کہ جس نے تبرک کے طور پر یہ نعل مبارک اپنے پاس رکھا، وہ باغیوں کے بلوے فساد سے، دشمنوں کے غلبہ، حاسدوں کے حسد اور شیطان کے شر سے محفوظ ہو گا۔ اگر کسی حاملہ عورت نے اپنے پاس رکھا تو اس سے وضع حمل کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

۴۔امام احمد المقری التلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے ایک شخص نے بتایا کہ وہ ایک موذی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ مرض کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا کہ میں نعلین شریفین سے توسل کروں۔ میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا اور مجھے نعلین مبارک کے صدقے شفا عطا فرمائی۔

۵۔امام احمد المقری مزید فرماتے ہیں:

مجھے کچھ ایسے احباب نے بتایا کہ جن کی صداقت پر شک نہیں کیا جا سکتا انہوں نے ایسے ممالک کا سفر کیا جن کے راستے بڑے پر خطر اور غیر محفوظ تھے،اور ان کے پاس نقش نعلین پاک تھا۔کئی مرتبہ ان کا سامنا چوروں لٹیروں کے ساتھ ہوا لیکن اس نقش پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو چوروں اور لیٹروں کے شر سے محفوظ رکھا"۔

حضرت امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقش نعلین پاک کو خزینہ برکات و دافع البلیات قرار دیا ہے۔اور ایسا ہو بھی کیوں نہ نقش مبارکہ کی نسبت بھی تو کریم آقا ﷺ سے ہے جو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں جو مسلمانوں کی پناہ گاہ ہیں،مسلمانوں کا ملجا و ماویٰ ہیں،جن کی رحمت مبارکہ کی بدولت امت مسلمہ بیشمار مسائل سے بچی ہوئی ہے۔جن کے نعلین پاک کے صدقے نظام کائنات اپنا توازن قائم رکھے ہوئے ہے۔بے شک اُن سے منسوب نقش نعلین پاک کی بیشمار ان گنت فضیلتیں ،برکتیں اور رحمتیں ہیں۔امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ہمارے شیخ محدث مفتی سیدی محمد القصار القیسی غرناطی الاصل کا بیان ہے کہ وہ مغرب کے دیار میں اسلامی علوم سے مستفید ہو رہے تھے ،اور اُس وقت اُن کی عمر ۵۵ سال تھی۔(یہ قصہ میں نے اُن سے خود تو نہیں سنا لیکن بہت سارے ثقات اہل علم نے مجھے اس کی خبر دی۔)وہ محمد القصار اپنے بعض عزیز واقارب کے ساتھ ایک بہت بڑی عمارت کی دیوار کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔کہ جس کی دیواریں بہت بڑی اور کمرے بہت بلند تھے۔جیسا کہ شہر فاس کی عام طور پر عمارت ہوتی ہے اس دیوار میں اُن لوگوں کے اوپر نقش نعلین پاک اتنی بلندی پر لگا ہوا تھا کہ اگر انسان کھڑا ہو تو وہ نقش اُس کے سر کے برابر آئے۔قدرت خداوندی سے اوپر والی دیوار نچلی دیوار پر گری اور عمارت منہدم ہو گئی۔لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مذکورہ بالا تمام اشخاص جو کہ نیچے دب گئے ہیں وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔اور وہ لوگ ایک دن سے زیادہ اس ملبے کے اندر دبے رہے۔پھر لوگوں نے اس ملبے کو ہٹانا شروع کیا تا کہ اُن لوگوں کو نکال کر دفن کریں۔تو جب وہ اُن تک پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ تمام اس نقش نعلین پاک کی برکت سے زندہ اور سلامت تھے۔اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی ۔یہ صرف اللہ کا فضل و کرم تھا جو اُن پر ہوا۔کچھ ہوا یوں کہ جب اوپر والی دیوار گری تو وہ خیمہ کی مانند ہو گئی اور اس دیوار کے اوپر والی دیواریں اس دیوار پر گرتی رہیں۔اور جو نقش والی دیوار تھی وہ اپنی جگہ قائم رہی۔اور مٹی اور سنگریزے پہاڑ کی طرح ان دیواروں پر معلق ہو گئے۔اور یہ لوگ اُن کے نیچے بڑے آرام سے بیٹھے رہے۔تو تمام تقدس ہے اُس ذات کے لئے جس نے حضور پاک ﷺ کی برکت سے اُن لوگوں کو اس مشکل سے نجات عطا فرمائی۔نعلین پاک کی برکات کا مشاہدہ کرنے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ جو کوئی اس نقش پاک کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے وہ اپنی تمام امیدوں اور آرزوں کو حاصل کر لے گا،اور اگر کوئی شخص اس کو تعویذ بنا کر اپنے

عمامے میں اس ارادے سے رکھے گا کہ وہ اپنے تمام ہم جنسوں سے ترقی کر جائے تو کوئی شخص علم میں اُس کی برابری نہ کر سکے،تو وہ شخص ان امور کو پالے گا۔اور ہر وہ چیز حاصل کر لے گا جس کا وہ طلب گار ہو گا۔حتی کہ عظیم مرتبہ وغیرہ کا بھی وہ اپنے ہمعصروں سے زیادہ حقدار ہو گا بشرطیکہ یہ عمل حسن صدق و نیت اور یقین سے کرے۔اسی طرح صلحا میں سے ایک شخص عبد الخالق بن حب النبی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،اس سال نصف رمضان کو مجھے ایک پھوڑا نکل آیا میں نے علاج کی غرض سے بہت سارے حکما جراح کو دکھایا مگر افاقہ نہ ہوا۔شب و روز درد کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔مجھے شدت تکلیف نے انتہا کا بے چین کیا ہوا تھا۔پھر مجھے نقش نعل کے فضائل و برکات یاد آئے تو میں نے اس نقش کو جائے تکلیف پر رکھا اور دعا کی اے الٰہی! میں تجھے اس نبی کریم ﷺ کا وسیلہ دیتے ہوئے سوال کرتا ہوں جو کہ اس نعل میں چلتے رہے ہیں جس کا یہ نقش ہے تو مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرمائے ارحم الراحمین! رحم فرما تو اللہ کی قسم مجھے تکلیف سے سکون میسر آگیا۔اور میں یوں تندرست ہو گیا گویا کہ میں کسی بیماری میں مبتلا ہی نہ تھا۔حب النبی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ اُن کی بچی کی آنکھیں خراب ہو گئیں،میں نے اس کے علاج کے لئے کوئی حکیم نہ چھوڑا جس سے اُس کا علاج نہ کرایا ہو۔بالآخر اطبا اُس کے علاج سے عاجز آگئے۔تو اُس نے مجھے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی نعل پاک کے نقش کے بہت سارے منافع سنے گئے ہیں تو اُس کو حاصل کرو۔اُس نے نقش نعلین پاک کو اپنی آنکھوں پر رکھا تو اُس کی بیماری ختم ہو گئی۔

نقش نعلین پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا

امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نعلین پاک کی برکات میں سے ایک برکت کا مشاہدہ میں نے اپنی آنکھوں سے کیا۔سخت سردی کا موسم تھا میں غرب جزائر میں بحری جہاز پر سفر کر رہا تھا،دریا خوب طغیانی پر تھا سیلاب کے ایک تیز ریلے کے ساتھ جہاز کے کئی تختے ٹوٹ گئے اور ہم سب ہلاکت کے قریب پہنچ گئے اور تمام اہل تجربہ اور قابل لوگ اپنی نجات سے مایوس ہو گئے موت سامنے نظر آرہی تھی،اس دوران میں نے جہاز کے کپتان کے پاس نقش نعلین بھیجا کہ اس کی برکت سے امید رکھے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب پر کرم فرمایا اور ہمیں صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچا دیا۔اسی سفر کے دوران ایک مرتبہ تیز ہوا نے ہمارا چلنا دشوار کر دیا اور اُس وقت ہمارا جہاز دشمنوں کے ساحل کے قریب تھا۔وہاں ہمیں کافی دیر رکنا پڑا،دشمن انتہائی مکار تھے اُن کی عادت میں شامل تھا کہ جب کوئی جہاز ایسا رک جاتا تو اُس پر ٹوٹ پڑتے اور قتل و غارت گری میں مشغول ہو جاتے۔پھر جہاز میں موت کا رقص ہوتا اور ہر طرف خون کی ندیاں بہتیں۔ہمارا جہاز خراب موسم کی وجہ سے اُن کے ساحل کے قریب کھڑا تھا۔لیکن ہمارے دشمن اپنی عادت کے بر خلاف حملہ آور نہ ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن کی آنکھوں سے اوجھل فرمادیا تھا اور انہوں نے قریب ہونے کے باوجود ہمیں نہ دیکھا۔اوراس طرح بہت سارے ثقات علماء نے بیان فرمایا ہے کہ جب وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے

تو سمندری طوفان نے اُن کو گھیر لیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں نقش نعلین پاک کے ساتھ توسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس نعلین پاک کے صدقے انعام فرمایا اور اُن کو مصائب و آلام سے نجات عطا فرمائی۔ میں (احمد المقری) مصر سے بندر سویس جانے لگا تو میں چھوٹی ہندی کشتی پر گامزن سفر ہوا۔ دوران سفر سمندر میں طوفان نے گھیر لیا، اور ایسے مخدوش حالات پیش آئے جن کی مثال نہ دیکھی نہ سنی گئی اور اسی سبب سے بہت ساری کشتیاں غرق ہو گئیں جن میں تقریباً سات کشتیاں حکومت کی تھیں۔ ہم بھی کئی مرتبہ ہلاکت کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نقش پاک کے صدقے ہم کو سلامت رکھا۔ ایک دن ہم نے زبردست آگ دیکھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ آگ دریا سے نکل رہی ہے، اور وہ آگ ہماری طرف تیزی سے بڑھ رہی تھی ہمارے اور آگ کے درمیان بیس ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا تمام جہاز والے پریشان ہو گئے لوگ جہاز کے کپتان کی طرف دوڑے، ہر ایک پریشانی کے عالم میں گھوم رہا تھا۔ اور اپنی نجات سے مایوس تھا۔ سب کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ موت سے ملاقات ہونے والی ہے۔ آگ قریب آتے آتے دو ہاتھ کی دوری پر پہنچ چکی تھی قریب تھا کہ جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ اور وہ جل کر خاکستر ہو جائے اوپر سے طرہ یہ کہ ہوا مخالف سمت سے چل رہی تھی اور کافی تیز تھی۔ ہماری پریشانی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں الہام فرمایا کہ میں نقش نعلین پاک سے کیوں نہ توسل کروں اُسی وقت میری زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے:

سالت ربی بطه صاحب النعلین ومن سما قدره فی الاصفیا الاصلین

فی ان یمن علینا بالنسیم اللین یسرع لنا لنحوا الطیب الاصلین

میں نے اپنے رب سے طٰہٰ نعلین والے آقا ﷺ کے توسل سے سوال کیا، کہ اُن کی قدر و منزلت تمام بلند نیکوں میں بلند ہیں۔ اے اللہ ہم پر بادِ نسیم چلا کہ وہ ہمارے لئے بہترین و خالص خوشبو کا پیغام لائے۔

ابھی میں نے یہ الفاظ ادا کئے ہی تھے کہ نرم و خوشگوار ہوا نے سارے بے چین ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور ہم ایک بلند جگہ پر اس نقش کی برکت سے اتر گئے۔ اور اسی راستے میں ایک مقام پر خارجیوں کا قبضہ تھا جو لوگوں کو لوٹتے تھے ان کے پاس بہت سارا اسلحہ تھا۔ ان کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نعلین پاک کے صدقے ان کی آنکھوں سے چھپائے رکھا اور ہم مدینہ منورہ میں صحیح سلامت پہنچ گئے۔ اسی طرح ہم ایک دن دریا میں سفر کر رہے تھے۔ ہماری کشتی کے سامنے ایک بہت بڑا پتھر ظاہر ہوا۔ اگر ہماری کشتی اُس پتھر کے ساتھ ٹکرا جاتی تو پاش پاش ہو جاتی اور تباہی ہمارا مقدر بن جاتی۔ ہماری کشتی اس پہاڑی غار میں گھس گئی اور اُس پتھر نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس پتھر اور ہماری کشتی کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت دریا کی موجیں پورے جوبن پر تھیں۔ ہم نے سوچا کہ اب ہماری کشتی ضروری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غرق ہو جائے گی۔ ہم نے نقش نعلین پاک کے ساتھ توسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مشکل سے رہائی عطا

فرمائی اور ہمیں حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے منزل مقصود تک پہنچا دیا۔امام احمد المقریؒ فرماتے ہیں میں نے نعلین شریف والی کتاب لکھ کر قاہرہ کی لائبریری میں بعض کتب کے ساتھ رکھ دی۔میں نے جب اس لائبریری کی وہ الماری کھولی جس میں،میں نے یہ کتاب رکھی تھی تو میں نے دیکھا کہ اُن کتب کے اوپر ایک بچھو مرا ہوا تھا اور خشک ہو چکا تھا یوں لگ رہا تھا کہ اُس کو مرے ہوئے کافی عرصہ بیت چکا ہے اور میرے نزدیک یہ صرف نقش نعلین پاک کی برکت ہی کا نتیجہ ہے۔

آخر میں نعلین شریفین کے فضائل و برکات ہمنٹس کی شکل میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

The Great Muslim theologians have listed many benefits and blessings in keeping and venerating a copy of the Nalain Mubarak..

1.The person will be safe from the harms of the cruel, wickedness of the Satan and from the bad sight of the enviers.

نقش نعل پاک کی برکت کی بدولت انسان لڑائی جھگڑوں،شیطان کے شر اور حاسدین کے حسد سے محفوظ رہتا ہے۔

2. The pain of childbirth will be eased for eased for the woman who keeps it with her at the time of delivery.

نعلین پاک پاس رکھنے کی برکت سے عورتوں کو وضع حمل کے دوران آسانی ہوتی ہے۔

3. The person who always keeps a copy of it with him will have respect in the sight of creation.

نقش نعل پاک کو پاس رکھنے والے کو لوگ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

4.He will have the opportunity to see the Blessed Green Dome - Ghumbad-e-Khizra.

نعلین شریف کی برکت سے گنبد خضرا کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

5. He will have the honour in seeing the Holy Prophet in his dream.

نعلین شریف کو پاس رکھنے والے کو خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

6. His property or wealth will be safe in a place where the Nalain Mubarak is kept.

نعلین مبارکہ کی برکت سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔جائیداد مال و دولت محفوظ بھی رہتا ہے۔

7.A person's needs will be met when he prays through the waseela of

the Nalain Mubarak.

نعلین پاک کے وسیلہ سے مانگی جانے والی دعا بہت جلد قبول ہو جاتی ہے۔

8.A person who keeps the Nalain Mubarak for a particular reason will have his wishes fulfilled.

اگر کوئی شخص کسی خاص مقصد کے لئے نعلین پاک کو اپنے پاس رکھتا ہے تو نعلین پاک کی برکت سے اُس کی وہ خواہش پوری ہو جاتی ہے۔

9.The person will be safe from thieves, calamities and dangers such as drowning.

نعلین پاک پاس رکھنے سے انسان ڈاکوؤں چوروں اور بلوائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

10.The disease and ailments go away when the Nalain Shareef is placed over the affected part.

نعلین مبارکہ کی برکت سے بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور متاثرہ حصہ پر نعلین پاک رکھنے سے درد ختم ہو جاتا ہے۔

11.Success and deliverance were gained through the Nalain Mubarak in oppressive times.

نعلین مبارک کی برکت سے کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔

نعلین شریفین کے متعلق پوچھے جانے والے چند سوالات کے جوابات

بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ ساری کائنات سے بڑھ کر حضور پاک ﷺ سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ کا ترجمہ یوں ہے:

"None of you will have faith till he loves me more than his father, his children and all mankind."

حضور پاک ﷺ سے محبت ہی ایمان ہے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ سے والہانہ محبت انسان کی دائمی فلاح اور ابدی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جو اُن کے قدمین شریفین کے جتنا قریب ہوگیا اُتنا ہی وہ کامیاب و کامران ہوگیا اُتنے ہی اُس کے مقام ومراتب بلند ہو گئے۔ نبی پاک ﷺ محسن اعظم ہیں، آپ ﷺ کے احسانات مبارکہ کا شمار ناممکن ہے۔ ساری دنیا کے انسان ملکر ہمہ وقت بھی محسن اعظم ﷺ کے احسانات مبارکہ کا شکریہ ادا کریں تو اُن کے احسانات مبارکہ کا شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ کی ذات بابرکات کے صدقے انسان کو اشرف المخلوقات بننے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ سے محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ محبت بھی ایک بڑی زبردست چیز ہے اس کا معاملہ بھی خوب ہے، اس کا ضابطہ بھی جدا ہے، نرالا ہے

،انسان کو جس سے محبت ہو جاتی ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر شئے انسان کو دنیا جہاں کی تمام چیزوں سے محبوب ہو جاتی ہے۔ایک مومن اُس وقت ہی صحیح معنوں میں مومن کہلانے کا حق دار بنے گا جب وہ آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال کر عشق مصطفی ﷺ سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرے گا،اس کے ساتھ ساتھ اُن تمام چیزوں سے عقیدت و محبت رکھے گا جن کی نسبت کریم آقا ﷺ کے ساتھ کی جاتی ہے ۔آپ ﷺ سے منسوب اشیائے مبارکہ سے محبت و عقیدت کے اظہار سے سچے مسلمان کو خوشی ہوتی ہے اور ایک طرح کا روحانی سکون میسر آتا ہے ،لیکن منافقین کا معاملہ بھی عجیب ہے مسلمانوں کو جب خوشی ملتی ہے تو اُن کو بہت problem ہوتی ہے اُن کو بہت برا لگتا ہے۔آج جب عشاق نبی ﷺ جب حضور پاک ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور اُن کے تبرکات مبارکہ سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں تو اس عشق کے باعث انحراف پسند لوگ اعتراضات کرنے کا موقع ڈھونڈتے رہتے ہیں۔میلاد النبی ﷺ چونکہ مسلمان شروع سے ہی دھوم دھام سے مناتے آرہے ہیں۔اس طرح آج بھی عاشقان رسول ﷺ اپنے آقا کریم ﷺ کا میلاد شریف محبت و عقیدت اور دھوم دھام سے مناتے ہیں صلوۃ و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں،جھنڈیاں لگاتے ہیں ،گلیاں بازار سجاتے ہیں بڑے بڑے کیک کاٹے جاتے ہیں نعلین مبارکہ کو سروں اور سینوں پر آویزاں کیا جاتا ہے ۔ایسے مواقع انحراف پسندوں کو رنج و الم میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ایسے میں بات یاد آجاتی ہے کہ جب مسلمانوں کو کوئی خوشی ملتی ہے تو منافقین کو بہت بری لگتی ہے ۔ان کو بس یہ چھوٹی سی بات سمجھ لینی چاہیے کہ عید میلاد النبی ﷺ جوش وخروش سے منانے والے یہ لوگ سرور دو عالم ﷺ سے عشق کا دم بھرنے والے، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر شئے مبارکہ چاہے وہ آپ ﷺ کا پیالہ مبارک ہو چاہے جبہ مبارک ہو،چاہے وہ کریم آقا ﷺ کے موئے مبارکہ ہوں یا آپ کے نعلین مبارکہ چاہے وہ آپ ﷺ کا شہر مقدس ہو یا آپ ﷺ کی آل پاک سب سے محبت و وارفتگی رکھتے ہیں۔اور یہ بات انحراف پسند طبقات کے ذہن میں موجود رہنی چاہیے کہ کریم آقا ﷺ کے نعلین مبارکہ آپ ﷺ کے قدموں سے لگنے والے پاپوش جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے والوں کے سروں کا تاج ہیں۔صحیح احادیث مبارکہ میں یہ بات صراحت سے ملتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین حضور پاک ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے انتہا عقیدت و محبت رکھتے تھے۔آپ ﷺ کی ایک ایک ادا مبارکہ کو دل و جان سے عزیز گردانتے تھے اور اُس پر عمل کرنا فرض عین سمجھتے تھے،احادیث مبارکہ کی کتب میں بیشمار ایسی احادیث شریف موجود ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ ایسے کیوں کرتے ہیں تو اُن کا جواب ہوتا ہے ہم نے جان دوعالم ﷺ کو ایسے ہی کرتے پایا۔جیسے حضرت علی علیہ السلام نے وضو کا بچا ہوا پانی قیام کی حالت میں پی لیا تو جب اُن سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا تو اُن کا جواب تھا کہ میں نے حضور پاک ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا تھا۔جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین آپ ﷺ کے چھوٹے سے چھوٹے عمل

مبارک اور آپ ﷺ سے منسوب ہر چیز سے محبت و عقیدت رکھتے تو ہم کو بھی چاہیے کہ کریم آقا ﷺ سے منسوب ہر ایک چیز کو دل و جان سے زیادہ عزیز جانیں اور اُس کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت کا رشتہ قائم کریں اسی میں ہماری فلاح و بقا ہے۔قارئین ہم یہاں نعلین شریفین کے متعلق کیے جانے والے چند ایک سوالات کے متعلق کلام کریں گے:

۱۔کیا نقش نعلین پاک متبرک ہیں

جس چیز کی نسبت شاہ بحر و بر ﷺ کی طرف منسوب کی جائے کیا اُس کے متبرک ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے؟۔کوئی بھی مسلمان جو نبی پاک ﷺ کے دامن اقدس سے جڑا ہو اور غلامی مصطفیٰ ﷺ کے اعزاز پر نازاں ہو وہ ایسا سوال کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔علماء کرام فرماتے ہیں جس چیز کی نسبت نبی کریم ﷺ منسوب ہو جائے وہ چیز قابل احترام اور حد سے زیادہ واجب التعظیم ہو جاتی ہے۔بڑے بڑے اکابر علماء کرام نے نعلین مبارکہ کے متعلق تصانیف قلمبند کی ہیں۔ابو جعفر احمد بن عبد المجید ایک بہت بڑے عالم دین اور ولی اللہ گذرے ہیں فرماتے ہیں میں نے ایک طالب علم کو نعلین شریف کا نقشہ دیا ایک دن وہ آیا تو اُس نے بتایا کہ میری بیوی کو شدید درد ہوا قریب تھا کہ وہ جان دے دیتی میں نے نعل شریف کا نقش اُس جگہ رکھا جہاں درد ہو رہی تھی اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی یا اللہ مجھے اس نعل شریف والی ہستی کی برکتیں عطا فرما تو درد بالکل ٹھیک ہو گیا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف مدارج النبوۃ میں نعلین شریفین کے متعلق فرماتے ہیں کہ مواہب میں اس کا تجربہ لکھا ہے کہ مقام درد پر نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے۔اور انسان شیطان کے مکر و فریب سے امان میں رہتا ہے اور حاسد کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔اور مسافت طے کرنے میں آسانی رہتی ہے اوراس کے فضائل میں قصیدے لکھے گئے ہیں۔نعلین شریفین کی چند برکات ہم نے اکابر کی کتب سے نقل کی ہیں گذشتہ صفحات میں فضائل نعلین شریفین کا تفصیلی تذکرہ گذر چکا ہے۔

۳۔کیا نعلین پاک تصویر نہیں اور تصویر تو کسی طور جائز نہیں

نعلین شریفین کے متعلق ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ تم تو تصاویر سے منع کرتے ہو اور خود نعلین پاک کی تصاویر بناتے ہو؟۔اس کا جواب علمائے کرام یہ دیتے ہیں کہ جس تصویر کے بنانے کو حرام کہا گیا ہے۔وہ جاندار کی تصاویر ہیں جبکہ نعلین مبارکہ میں جان کہاں؟لہذا اس کا نقش بالکل جائز ہے۔ (اس سوال کا جواب امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف فتح المتعال سے نقل کیا گیا ہے۔)

۴۔علامہ امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح المتعال میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں:

تمہیں کیسے معلوم کہ یہ اُسی نعلین پاک کا نقش ہے جسے نبی کریم ﷺ استعمال فرمایا کرتے تھے۔اس کا جواب یہ ہے کہ آئمہ مشرق کے پاس حضور پاک ﷺ کے نعلین شریفین موجود تھے۔کیونکہ یہ بنی الحدید کے پاس اور شام

کے جامعہ اشرفیہ میں موجود تھے۔علامہ ابن رشد وغیرہ نے جب مشرق کا سفر کیا تو انہوں نے اس کی مثال بنوالی۔اس کے علاوہ صدیوں سے آئمہ کرام اس (نعلین شریفین) کا نقش اپنی کتب میں نقل کرتے آئے ہیں۔جن میں علامہ ابن عساکر ،ابن الحاج،ابن المرجل،امام عراقی سراج الدین بلقینی۔امام سخاوی اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔

۵۔نعلین مبارکہ جب عکس یا شبیہ ہی ہے تو پھر اس کی اتنی تعظیم کیوں کی جاتی ہے

اس کا جواب علمائے کرام یہ دیتے ہیں قرآن مجید جو پڑھا ہوا نازل کیا گیا وہ تو کلام نفسی ہے۔اور جو کتابت کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے یہ اُس کا عکس ہے۔نقل ہے پھر اس کی بھی تعظیم نہ کی جائے حالانکہ بطور تحقیر اس مقدس کتاب پاک کو کسی گندی جگہ پھینک دیا جائے تو آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۶۔نعلین شریفین کو سینے سے لگائے ہوئے آدمی ایسی جگہ گزرتا ہے جو پاک صاف نہیں ہوتیں گٹر کا پانی بھی کھڑا ہوتا ہے اور گندی نالیاں بھی بہہ رہی ہوتی ہیں۔اور wash room بھی جانا پڑتا ہے لہذا اس کی بے ادبی ہوتی ہے so نعلین شریفین نہیں لگانا چاہیے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ تو جاہلانہ اعتراض ہے ادب کا دارو مدار دراصل عرف پر ہے جسے لوگوں کا جم غفیر جو سلیم الطبع اور ذی فہم ہوں وہ جسے ادب کہیں وہ ادب ہو۔اور جسے بے ادبی کہیں وہ بے ادبی ہے۔نعل پاک کا نقش مبارک لگے ہونے کی صورت میں گلیوں میں سے گذرنے کو جب کہ اُس میں نالیاں بھی ہوں کوئی بے ادبی نہیں کہے گا۔ہاں جہاں تک wash room جانے کی بات ہے تو نعلین شریف کو ضرور اتار کر جانا چاہیے۔یا اتار کر pocket میں ڈال لیں ورنہ تو مساجد کے برابر گلیوں میں گٹروں کا پانی اور نالیوں کا پانی آہی جاتا ہے۔اور مساجد کے ساتھ وضو خانوں کے ساتھ wash rooms بھی بنائے جاتے ہیں۔تو کیا مساجد کی تعمیرات کا سلسلہ روک دیا جائے؟لوگ قرآن مجید اور کتب احادیث بھی تو مارکیٹ سے خرید کر گھر کے لئے انہیں گلیوں میں سے گزر کر لاتے ہیں جن میں نالیاں بھی ہیں اور کبھی کبھار گٹر بھی ابل پڑتے ہیں۔

قارئین نعلین پاک پاس رکھنے سے انسان کے لئے آسانیاں پیدا ہوتیں ہیں۔محب تعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ سے بے انتہا محبت فرماتا ہے۔خالق کائنات کے محبوب ﷺ کے نعلین کا نقش انسان کے پاس ہو تو وہ آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے جس سے ہر مشکل کام آسانی سے پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ہم یہاں مولوی اشرف علی تھانوی کے رسالہ نیل اشفا بنعل المصطفی میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں تا کہ نعلین شریفین کے متعلق سوالات کرنے والے اشرف علی تھانوی کا نعلین شریفین کے بارے میں عقیدہ جان سکیں:

آپ لکھتے ہیں:

"اس نقشہ شریف کے آثار و خواص و فضائل کو کون شمار میں لا سکتا ہے مگر اس مقام پر نہایت

اختصار کے ساتھ کتب معتبرہ، علمائے محدثین و محققین کے بیان کردہ چند برکات اور کچھ ابیات ذوق و شوق نقل کیے جاتے ہیں تاکہ ان کے پڑھنے سے حضور پاک ﷺ کے ساتھ تعشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بلا تکلف آپ ﷺ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجات دنیوی و اخروی ہے۔

طریقہ توسل

بہتر یہ ہے کہ آخر شب میں اُٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے۔اس کے بعد گیارہ ۱۱ بار درود شریف گیارہ بار کلمہ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو با ادب اپنے سر پر رکھے۔اور بحضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقش نعل شریف کو سر پر لیے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے۔مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے۔پھر سر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بہ محبت بوسہ دے ذوق و شوق بغرض زیادہ عشق محمدی ﷺ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا"۔

نعلین شریفین کے متعلق سوالات کرنے والے انحراف پسند احباب سے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے۔اسی طرح آپ ﷺ کی طرف منسوب کسی بھی چیز کی تحقیر کو علمائے اسلام نے کفر لکھا ہے۔نعلین شریفین کے متعلق آپ بہت سارے حقائق و واقعات جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور پاک ﷺ سے منسوب اشیاء مبارکہ سے محبت و عقیدت ،علمائے کرام اور بزرگان دین کے حوالے سے عقائد اور دوسری چیزوں کا مطالعہ کر چکے ہیں اب آخر میں یہ حدیث مبارکہ بھی پڑھ لیں تاکہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی تنقیص کا گمان نہ گذرے۔

مولا علی مشکل کشا شیر خدا حضرت علی علیہ السلام نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس میں موئے مبارک لے کر ارشاد فرمایا

منادی شعرة من شعری فالجنة علیه حرام

جس نے میرے کسی ایک بال کی بھی توہین کی اُس پر جنت حرام ہے۔

اور آخر میں اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمام آثار وتبرکات جن کی نسبت کریم آقا ﷺ کی طرف کی جاتی ہے ان کی حقیقی حیثیت ثقہ و تاریخ و سند سے زیادہ قابل اعتماد ہوتی ہے۔لیکن اگر کوئی مسلسل روایت اور تاریخی سند نہ ہو تب بھی آپ ﷺ کی طرف اُس کی نسبت کی شہرت کافی ہے۔تبرکات کے متعلق یہ کہنا کہ یہ فرضی اور اختراعی ہیں اور ان کی تعظیم نہ کرنا نبی کریم ﷺ کے امتی سے بعید ہے۔اور یہ سوال اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے کہ کوئی مسلمان بلاوجہ کسی چیز کی نسبت حضور پاک ﷺ کی طرف کیوں کرے گا،اس لئے حسن ظن رکھتے ہوئے بدگمانی سے بچنا لازم ہے۔اور اگر بالفرض کوئی شخص جان بوجھ کر کسی چیز کا انتساب نبی پاک ﷺ کی طرف غلط طور پر کرتا ہے تو اُس کے لئے یہ وعید ہے:

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار

جو شخص میری طرف غلط انتساب کرے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنائے۔

وہ شخص اگر جھوٹا ہے تو اُس کا عذاب وہ خود بھگتے گا اور سچا ہے تو پھر بد گمانی کرنے والے کا نامہ اعمال سیاہ ہوگا۔اس لئے ایسے سوالات کرنے والے احباب سے گذارش ہے کہ وہ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جو چیز بھی کریم نبی پاک ﷺ کے ساتھ منسوب ہوگئی اُس سے محبت وعقیدت لازمی ہے۔اور اُس کے بارے میں الجھاؤ پیدا کرنے والے سوالات سے اجتناب برتنا چاہیے۔اہل محبت کے قبیلے کا فرد ایسے سوالات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔اہل محبت کے امام،سیدی سندی امام اہلسنت مجدد دین و ملت نائب غوث الورئی،حامی سنت،ولی نعمت،عظیم البرکت میرے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضاخاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا ہدیہ عقیدت ان الفاظ میں آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

ذرے جھڑ کے تیری پیزاروں کے

تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے

اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

The one who received two Morsels from where You leave Your Shoes,
Becomes so great, that an Entire Kingdom would survive on his mere spittle

اعلیٰحضرت امام احمد رضاخاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت پہلے محبت کے سفیر امام عاشقاں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

چوں سوئے من گذر آری،من مسکین ز ناداری

فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

I must sacrifice my soul on your blessed sandal. Ya Rasul Allah!

نعلین پاک کی عظمت و برکت کے حوالے سے ہم یہاں کچھ برگزیدہ ہستیوں کے افکار درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ نعلین پاک کے متعلق سوالات کرنے والے، اکابر بزرگان دین کے نعل شریف کے متعلق عقائد ونظریات جان سکیں:

ا۔امام ابن عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

Kiss the image of the blessed sandals because even if you get to kiss this, then what an honour this is.

نعل مبارک کی خاک پر بوسہ دے کر،اس کے نقشے ہی کا بوسہ تجھے نصیب ہوتو کیا خوب بات ہے۔

۲۔علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المواہب میں فرماتے ہیں:

If possible, kiss the dust that has been touched by the sandals, otherwise, kiss an image of the sandals.

اگر ممکن ہو تو اُس خاک کو بوسہ دے جسے نعل پاک کے اثر سے نم حاصل ہو۔ورنہ اُس کے نقش کو ہی بوسہ دے۔

۳۔قاضی شمس الدین سیف اللہ رشیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

The one who touches the image of the blessed sandals of the prophet will get unmeasured goodness on the day of judgement and indeed he day, will live in utmost pleasure. Hence, to get this wish on that . kiss this honoured relic at once.

نقش نعل مبارکہ کے مس کرنے والے کو قیامت میں خیر کثیر ملے گا اور دنیا میں یقیناً وہ نہایت اچھے عیش و عشرت اور سرور میں رہے گا۔روز قیامت مراد ملنے کی نیت سے جلد اس اثر کریم کو بوسہ دے۔

۴۔علامہ تاج الدین فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "الفجر منیر" میں ایک باب قبور لامعۃ النور کا لکھا اور فرمایا:

One benefit of making the image is that whoever cannot see the actual shrine can look at the image and kiss it with a yearning because this image is the same as the actual. The image of the sandals is full of benefit which makes it the same as the actual – this has been tried and tested. Hence, the scholars have ordained the same respect for the image as they do for the actual.

اس نقشہ کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ عالیہ کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کر لے اور شوق سے اسے بوسے دے کہ یہ مثال اُس اصل کے قائم مقام ہے جیسے نعل مقدس کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً یہ اس کا قائم مقام ہوا جس پر تجربہ صحیحہ گواہ ہے لہذا علمائے دین نے نقشہ کا اعزاز و احترام وہی رکھا ہے جو اصل رکھتے ہیں۔

۵۔شیخ فتح اللہ بیلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمعصر ہیں نعلین پاک سے مخاطب ہوتے ہوئے یوں کہتے ہیں:

Oh blessed sandals of the leader of the prophet . I have witnessed that your image contains those secrets that have extraordinary blessings.

One should rub his face on this image with humility and fulfil the rights of this sacred image that are necessary upon him.

اے سید الانبیا حضرت محمد ﷺ کے نعل مبارک! تیرے نقشے میں اسرار ہیں عجیب برکتیں ہم نے مشاہدہ کیں، جو اظہار عجز و انکسار کے ساتھ اپنا رخسار اس پر رگڑے گا وہ بعض حق اس نقشہ مقدسہ کے جو اس پر واجب ہیں ادا کرے گا۔

شیخ فتح اللہ مزید فرماتے ہیں:

Put your hands forward to kiss the image of those blessed sandals that have touched the prophet . Accept the reverence due to them with your tongue and with a pure belief of the heart, place it upon your eyes and kiss it. Openly.

تو اس (نعل پاک) کو بوسہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھا اور زبان سے اس کے وجوب و توقیر کا اقرار کر اور دل سے اعتقاد کرتا ہوا اسے آنکھوں پر رکھ اور بوسے دے۔

علامہ امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک اور ہمعصر سید محمد موسیٰ حسینی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نعلین پاک سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

There is such blessing in the image of the blessed sandals of the best of creation that if you place it on your face with a pure intention, you will be granted your desire.

اشرف الخلق حضور پاک ﷺ کے نعلین اقدس میں وہ جس سے تو رجوع نہ چاہے اُسے یقین اور سچی نیت کے ساتھ چہرے سے لگا ایسا کرنے سے دل کی مراد پائے گا۔

محمد بن سبتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

Oh my face, kiss it as this is the image of the sanctified sandals. Seek remedy by kissing it so that your illness is removed.

میرے منہ اسے بوسہ دے یہ نعل کریم کا نقش ہے۔اس کے بوسے سے شفا طلب کر مرض دور ہوتا ہے۔

ہم نے چند علمائے کرام اور بزرگان دین کے نعلین شریفین کے متعلق عقائد بیان کیے ہیں تا کہ قاری کو اس بات کا اچھی طرح سے ادراک ہو سکے کہ جس چیز کی نسبت نبی پاک ﷺ سے ہوجائے اُس کا ادب و احترام لازم ہو جاتا ہے۔اور اُس کے متعلق چہ گوئیاں اور اُلٹے سیدھے سوالات صرف آخرت تباہ اور نامہ اعمال سیاہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بات کہنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دور حاضر میں تبرکات نبوی ﷺ کہاں کہاں موجود ہیں

نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات سے منسوب تبرکات دنیا کے مختلف مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ سے منسوب تبرکات دنیا میں جہاں بھی ہیں اُن کو بڑی حفاظت اور احترام کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ ان آثار و تبرکات کی نہایت ادب کے ساتھ عاشقان رسول ﷺ کو زیارت کرائی جاتی ہے۔ بعض جگہ ان تبرکات کی بلا وقت بلا تخصیص زیارت کی جاسکتی ہے اور بعض مذہبی متولی اپنی مخصوص مذہبی تقاریب اور مجالس میں ان کی زیارت کرواتے ہیں۔ اہل عقیدت و محبت ان تبرکات سے اپنے فرط جذبات کا اظہار خیال کرتے ہیں۔ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ آج چودہ سو سال بعد بھی نبی آخر الزماں شافع محشر جان دو عالم ﷺ کے نعلین مبارکہ کے علاوہ اُن سے منسوب دوسرے تبرکات بھی کثیر تعداد میں امت مسلمہ کے پاس محفوظ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارکہ اور دوسرے تبرکات دنیا میں جہاں موجود ہیں ہم اُن چند ایک مشہور مقامات کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں:

ا۔ درگاہ آثار شریف جامع مسجد دہلی بھارت

جامع مسجد دہلی کے گوشہ شمال مشرق میں ایک دالان کے دائیں حجرے میں حضور پاک ﷺ سے منسوب تبرکات موجود ہیں، ان تبرکات میں کریم آقا ﷺ کے نعلین مبارکہ بھی شامل ہیں۔ نعلین مبارک اور دوسرے تبرکات کی تفصیل مولوی بشیر الدین اپنی تصنیف "واقعات دارالحکومت دہلی" میں یوں بیان کرتے ہیں:

ا۔ موئے مبارک (ایک ڈبیہ میں دوسرا ٹین کی نلکی میں)

۲۔ نعلین شریفین

۳۔ نقش قدم شریف

۴۔ غلاف مزار اقدس

۵۔ جبہ شریف

یہ تبرکات یہاں کیسے پہنچے اس حوالے سے" نقوش لاہور نمبر "میں تفصیلی ذکر یوں ملتا ہے:

"۲۳ جمادی الاخری ۸۰۳ھ ۱۴۰۱ء کو جب امیر تیمور نے دمشق فتح کیا تو وہاں کے اہل سادات اور قاضی حضرات اس کی خدمت میں زر و جواہر کے ساتھ چند تبرکات لے کر حاضر ہوئے۔ امیر تیمور انہیں حاصل کر کے بہت خوش ہوا۔ پھر یکم ربیع الاول ۸۰۵ھ کو جب اُس نے سلطان بایزید یلدرم والیِ روم کو شکست دی تو اُس نے بھی چند تبرکات امیر تیمور کی خدمت میں پیش کیے۔ امیر ان سب تبرکات کو لے کر سمرقند چلا گیا۔ امیر تیمور کی وفات کے بعد یہ تبرکات نسل در نسل اس کے وارثوں کے قبضے میں رہے۔ ظہیر الدین بابر انہیں اپنے

ساتھ ہندوستان لایا اس طرح یہ تبرکات یہاں پہنچے"۔

توپ کاپی سرائے میوزیم (top kapi museum) استنبول، ترکی

خلافت عثمانیہ کے دور میں ترکی مرکز حکومت تھا۔اس لئے نبی پاک ﷺ سے منسوب تبرکات ترکوں کے دور حکومت میں اُن کے پاس تھے۔جس کو انہوں نے بے حد ادب و احترام سے سنبھال کر رکھا تھا۔آج ترکی میں یہ تبرکات ایک محل کے اندر محفوظ ہیں جس کو توپ کاپی سرائے کہتے ہیں ترکی زبان میں سرائے محل کو کہتے ہیں اور کاپی دروازے کو لہذا "توپ کاپی سرائے" کے معنی ہیں "توپ دروازہ" اسی لئے عربی میں باب المدفع بھی کہتے ہیں۔(ترکی زبان میں کاپی "ق" کے ساتھ لکھا جاتا ہے "توپ قاپی"۔لیکن ہمارے ہاں زیادہ مستعمل "توپ کاپی" ہے۔

توپ کاپی میوزیم اُور اُس میں موجود نوادرات کے بارے میں wekipedia کا مقالہ نگار کچھ یوں لکھتا ہے:

The Topkapi Palace (Turkish: Topkapi Sarayi. is a large palace in Istanbul, Turkey, that was the primary residence of the Ottoman Sultans for approximately 400 years (1465-1856) of their 624-year reign.As well as a royal residence, the palace was a setting for state occasions and royal entertainments. It is now a major tourist attraction and contains important holy relics of the Muslim world, including Hazrat Muhammed salelaho alhe waslm cloak and sword.

توپ کاپی کی تاریخی حیثیت کے حوالے سے مفتی تقی عثمانی یوں بیان کرتے ہیں:

"بازنطینی دور میں یہاں قسطنطنیہ میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا جو سینٹ رومانس دروازہ کہلاتا تھا جب سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے اپنی ایک بھاری توپ اس دروازے کے سامنے نصب کی تھی،اور مسلمانوں کی گولہ باری سے سب سے زیادہ نقصان اسی دروازے کو پہنچا تھا۔پھر فتح کے بعد سلطان محمد فاتح اسی دروازے سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔اس بنا پر اس دروازے کا نام توپ کاپی (توپ دروازہ) مشہور ہو گیا۔بعد میں اس جگہ سلطان محمد فاتح نے ۸۶۳ء میں ایک محل بھی تعمیر کیا تھا۔جسے سلاطین آل عثمان کے دور میں سلطان محمد فاتح سے لیکر سلطان عبد المجید تک سلاطین کی رہائش گاہ وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا گیا۔آج تک اس محل کو ایک تاریخی یادگار کے علاوہ ایک عجائب گھر کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔جو اپنے بیش قیمت نوادر کے لحاظ سے دنیا کے بہترین اور امیر ترین عجائب گھروں میں شمار ہوتا ہے۔اس محل کے دروازے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ایک کشادہ صحن سے گزر کر "قصر محمد فاتح" کے نام سے ایک عمارت نظر آتی ہے۔جس کے سامنے ایک برآمدہ ہے اس برآمدے کے سامنے صحن کے بیچوں بیچ فرش پر ایک

بڑا سوراخ ہے یہ ایک دور میں جھنڈا گاڑنے کی جگہ تھی۔ جہاں صدیوں تک خلافت عثمانیہ کا سرخ ہلالی پرچم لہراتا رہا۔ وہ پرچم جس نے سالہا سال یورپ کی طاقتوں کو اپنے آگے سرنگوں رکھا۔ جو صدیوں تک عالم اسلام کے اتحاد کی علامت بنا رہا۔ جسے آل عثمان کے دور میں دنیا کے تین براعظموں پر مسلمانوں نے شان و شوکت کے نشان کے طور پر لہرایا"۔

توپ کاپی میں سب سے مشہور حصہ وہ کمرہ ہے جہاں نوادرات میں سے اہم نوررات کا تعلق اسلام کے ابتدائی دور مبارک سے ہے۔ اس کمرے میں چند ایک نوادرات تو کریم آقا ﷺ کی بعثت مبارکہ سے بھی بہت پہلے کے ہیں جن میں حضرت یوسف علیہ السلام کا عمامہ، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک شامل ہے۔ توپ کاپی میں حضور پاک ﷺ کا جبہ مبارک، تیر کمان، عمامہ مبارک، تلوار، دانت اور پاؤں کا نشان بھی موجود ہے (تبرکات کی تفصیل اگلے صفحات میں آرہی ہے) توپ کاپی میوزیم کا ایک حصہ تلواروں کے لئے مخصوص ہے، ان میں سب خلفاء راشدین کی تلواروں کی نمائش کی گئی ہے۔ جن کی زیارت کرنے کے لئے دنیا بھر کے مسلمان توپ کاپی جاتے ہیں، یہ تبرکات توپ کاپی کیسے پہنچے؟ کتب تاریخ کی ورق گردانی کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تبرکات بنو عباس کے خلفاء کے پاس موجود تھے۔ چنانچہ یہ آخری خلیفہ المتوکل کے حصہ میں آئے۔ وہ آخر میں مصر کے اندر مملوک سلاطین کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ دسویں صدی ہجری میں جب حجاز اور مصر کے علاقوں میں عثمانی سلطان سلیم اول کی سلطنت تسلیم کی گئی اور ان کو خادم الحرمین شریفین کا منصب عطا ہوا تو عباسی خلیفہ المتوکل نے خلافت کا منصب بھی سلطان سلیم کو سونپ دیا۔ اور مقامات مقدسہ و حرمین شریفین کی کنجیاں اور یہ تبرکات بھی بطور سند خلافت اُن کے حوالے کر دیئے۔ لہٰذا سلطان سلیم دسویں صدی میں یہ تبرکات مصر سے استنبول لے کے آئے۔ سلطان سلیم میں عقیدت و احترام کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سلطان کی روح عشق نبی ﷺ میں سرشار تھی، اس بات کا اندازہ سلطان کے اس فعل سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ ان تبرکات کو رکھنے کے لئے سلطان سلیم نے توپ کاپی سرائے میں خصوصی طور پر ایک ہال تعمیر کرایا۔ سلطان کی قدر دانی اور عشق و محبت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ سلطان سلیم جب تک زندہ رہے استنبول میں قیام کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس کمرے میں حفاظ قرآن کو مقرر کیا تا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ یہاں چار سو سال تک جاری رہا اور تلاوت قرآن مجید مسلسل ہوتی رہی اور اس دوران ایک لمحے کے لئے بھی سلسلہ تلاوت بند نہ ہوا۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہوا۔ آیئے اب توپ کاپی میوزیم میں موجود تبرکات کے متعلق بات کرتے ہیں۔

توپ کاپی میوزیم میں موجود تبرکات کی تفصیل

توپ کاپی میوزیم میں حضور پاک ﷺ کے نعلین شریفین تو موجود نہیں ہیں لیکن کریم آقا ﷺ کے نقش پا

مبارک(Holy Foot print) موجود ہیں ۔اس کے علاوہ جو تبرکات مبارکہ موجود ہیں اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔ایک ہال میں چاندی کے ایک صندوق کے اندر حضور پاک ﷺ کی دو تلواریں موجود ہیں۔

۲۔توپ کاپی میں آپ ﷺ کا وہ جھنڈا بھی موجود ہے جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ غزوہ بدر میں استعمال کیا گیا۔

۳۔غزوہ احد میں شہید ہونے والے حضور پاک ﷺ کے دندان مبارک ایک ڈبہ میں رکھے گئے ہیں۔

۴۔ایک صندوق کے اندر کریم آقا ﷺ کا جبہ مبارک موجود ہے۔

۵۔توپ کاپی محل کے ایک ہال کا نام قاعۃ العرش ہے جس میں آپ ﷺ کا مکتوب گرامی بنام مقوقس سونے کے فریم میں رکھا ہوا ہے۔

۶۔قاعۃ العرش کو توپ کاپی کا سب سے مقدس حصہ سمجھا جاتا ہے یہیں پر کریم آقا ﷺ کے موئے مبارک اور مہر مبارک بھی ہے جو گلابی رنگ کے عقیق کو تراش کر لکھی گئی ہے۔اس کی شکل بیضوی ہے میوزیم کے اس حصے میں ہر وقت پہرہ ہوتا ہے۔ان تبرکات کو لکڑی کے ایک صندوق میں رکھا گیا ہے اور سال بھر میں صرف ایک بار ماہ صیام کی ستائیسویں شب میں انہیں باہر نکال کر زیارت کرائی جاتی ہے عام دنوں میں یہ صندوق بند رہتے ہیں اور صرف صندوق ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔

افغانستان کے شہر قندھار میں نبی کریم ﷺ سے منسوب جبہ مبارک

افغانستان کے شہر قندھار کو احمد شاہ درانی نے ۱۷۴۷ء میں آباد کیا۔آج یہ شہر افغانستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔قندھار صوبے کا صدر مقام بھی قندھار ہے۔یہاں پر موجود ایک زیارت گاہ میں حضور پاک ﷺ سے منسوب جبہ مبارک موجود ہے۔یہ چوغہ مبارک قندھار کیسے پہنچا اس حوالے سے افغانک جیو گرافی کا مقالہ نگار کچھ یوں بیان کرتا ہے:

The shrine of the cloak of the Holy Prophet Muhammad (PBUH) adjoins Ahmed Shah Durrani's Mausoleum. This is one of the holiest shrines in Afghanistan. Ahmed Shah received the Prophet's Cloak from Murad Beg, Amir of Bukhara, in 1768, as a part of treaty settling the northern boundaries. The building housing this relic is architecturally unpretentious but its sparkling tile decoration commands attention. The door of this shrine is inlaid with Lapis Lazuli, Shah Maqsudi travertine, and chased silver inlaid with gold was installed in 1974. It is not

possible to view the relic.

۲۷ ستمبر ۱۹۹۶ء میں افغانستان کا کنٹرول کٹر پن کے انحراف پسند مذہبی طبقات کے ہاتھوں میں جانے کی بعد سے اس زیارت گاہ کو بند کر دیا گیا ہے۔

بادشاہی مسجد لاہور میں موجود تبرکات نبویہ ﷺ

کریم آقا ﷺ سے منسوب کچھ تبرکات بادشاہی مسجد لاہور کے شرقی دروازے کی بالائی منزل میں موجود ہیں۔ان تبرکات کو شرقی دروازے کے اوپر ایک کمرے کے اندر شیشوں میں محفوظ کیا گیا ہے۔یہ مسجد مغل بادشاہ عالمگیر کے حکم پر ۱۰۴۸ھ میں تعمیر کی گئی۔بادشاہی مسجد میں موجود حضور پاک ﷺ سے منسوب تبرکات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

۱۔حضور پاک ﷺ کا سبز عمامہ مبارک

۲۔ایک سبز جبہ مبارک

۳۔نعلین مبارک

۴۔نقش قدم مبارک

۵۔سفید پاجامہ مبارک

۶۔سفید علم جس پر قرآن مجید کی آیات مبارکہ منقوش ہیں

ان تبرکات کی کڑی بھی ان تبرکات سے ملائی جاتی ہے جو امیر تیمور اپنے ساتھ ہندوستان لائے تھے۔سید محمد لطیف اپنی تصنیف "lahore its history" میں لکھتے ہیں:

"بادشاہی مسجد میں موجود تبرکات کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ محمد بادشاہ المتوفی ۱۷۴۸ء کی ملکیت میں آئے تھے۔اس کے بعد اس کی بیٹی مغلانی بیگم کو ملے پھر لاہور کے مختلف سکھ خاندانوں کے قبضے میں آئے اور بالاخر جامع مسجد لاہور میں داخل کیے گئے"۔

انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان ہسٹری میں نعلین مبارکہ اور باقی تبرکات کی لاہور آمد کچھ یوں بیان ہوئی ہے:

The shoes were brought to India by Babur who had got them from Timur who had got them from Turkey after its conquest. Ahmad Shah Abdali gave them to the ruler of Punjab, Mughlani Begum, who took them to Jammu from where they were bought from her by one Pir Muhammad of Gujranwala for Rs 80,000. The sacred shoes had been sent to Brunei because the king there wanted to see them. According to daily "Pakistan", all the items in the Badshahi Mosque were of Syrian

origin and were taken from there by Timur in 1400 AD

"تاریخ لاہور" اور" واقعات دارالحکومت دہلی "جیسے مستند ماخذ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جامع مسجد دہلی و بادشاہی مسجد لاہور کے یہ تبرکات امیر تیمور کے مہیا کردہ تھے۔جوامیر تیمور کو فتح دمشق کے بعد ۱۴۰۲ء میں دمشقی امرا اور سلطان یلدرم بایزید سے بطور تحفہ حاصل ہوئے تھے،۱۴۰۴ء میں امیر تیمور کا انتقال ہو گیا۔گویا یہ تبرکات صرف دو برس اس کے پاس رہے۔اس نے بذات خود ان کو کہیں داخل نہیں کیا بلکہ اس کے انتقال کے بعد اس کے ورثا کی تحویل میں آئے تا آنکہ ظہیر الدین بابر بادشاہ (۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۱ء)ان کو ہندوستان لایا۔بابر کے متعلق صرف اتنا کہا گیا ہے کہ وہ تبرکات کو ہندوستا ن میں لایا مگر انہیں کہاں رکھا اس کا پتہ نہیں چلتا۔مسلمانوں نے اپنے نبی کریم ﷺ سے منسوب تبرکات انتہائی ادب و احترام اور حفاظت کے ساتھ رکھے۔ان تبرکات کو ادب و احترام سے رکھنے کا یہ مبارک سلسلہ دور نبوی ﷺ میں ہی شروع ہو گیا تھا۔کریم آقا ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے موئے مبارک، پیالہ مبارک جبہ،لحاف مبارکہ اس طرح کی اشیاء مبارکہ کو دل و جان سے عزیز جان کر اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے اور اُن سے توسل کیا کرتے تھے۔

نعلین پاک کی گمشدگی کا سانحہ

یکم اگست 2002ء کا سورج عاشقان نبی ﷺ کے لئے ایک دل اندوہ خبر لے کر طلوع ہوا۔۳۱ جولائی کی رات لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد سے حضور پاک ﷺ سے منسوب نعلین مبارک چوری کر لئے گئے۔اس خبر کو نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا نے بڑھ چڑھ کر کوریج دی ۔اس خبر کا سننا تھا کہ پورے عالم اسلام پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی بدولت یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں پھیل گئی ۔

بی بی سی لندن نے نعلین پاک کی گمشدگی کی خبر کو اپنی website پر اس پیرائے میں نشر کیا:

"لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد سے بدھ کے روز شیشے کی الماری میں رکھے ہوئے اسلامی نوادرات میں سے پیغمبر اسلام ﷺ کے نعلین پاک چوری کر لئے گئے ہیں۔اس واقعہ کا علم اُس وقت ہوا جب مسجد کے ایک چوکیدار نے دیکھا کہ مسجد کی بالائی منزل پر الماری کا شیشہ توڑ کر کسی نے نبی کریم ﷺ سے منسوب وہاں رکھے ہوئے نعلین پاک چوری کر لئے ہیں"۔

قارئین میں نے جب یہ نیوز بی بی سی کی ویب سائٹ پر پڑھی تو میرے اوسان خطا ہو گئے ۔کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ان تمام نوادرات کی چونکہ ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ سے نسبت ہے اس وجہ سے ان کو تو بلا وضو دیکھنا بھی مناسب نہیں چہ جائیکہ ان کو رات کے اندھیرے میں چوری کر لیا جائے اور غائب کر دیا جائے۔میں نے یہ خبر جب اپنے پیر و مرشد بڑے ابا جی حضور فرید عصر سید صبغت اللہ حیدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دی تو اُن کی بھی پریشانی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔آج جب یکم اگست 2013ء کا دن ہے آج کے دن تک

نعلین پاک کی بازیابی ممکن نہیں ہو سکی۔2002ء سے ہی عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرے اور مذمتی قراردادیں منظور کی جا رہی ہیں۔نعلین پاک کی گمشدگی کے حوالے سے بہت سارے حقائق کو عاشقان رسول ﷺ سے پوشیدہ رکھا جا رہا ہے۔قارئین آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ نعلین پاک کی گمشدگی سے چند روز قبل محکمہ اوقاف کے افسران تبرکات برونائی لیکر گئے تھے جہاں بر و نائی کے شہزادے نے کہا تھا کہ نعلین پاک کا جوڑا مجھے دے دیں میں پاکستان کا سارا قرضہ اتروا دوں گا۔اس کے علاوہ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا محمد اصغر عباسی نے یہ اعتراف کیا تھا کہ نعلین پاک ۵ کروڑ میں فروخت کیے گئے ہیں۔حالات و واقعات یہ بتاتے ہیں کہ نعلین مبارکہ چوری نہیں ہوئے بلکہ فروخت کر دیے گئے ہیں۔

حضرت فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاریؒ کی نعلین پاک سے محبت

آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف ہارون آباد کے سجادہ نشین فرید عصر حضرت پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاریؒ سلسلہ چشتیہ کے عظیم الشان بزرگ گذرے ہیں۔آپؒ کی روح عشق نبی ﷺ سے سرشار تھی۔آپؒ نبی کریم ﷺ سے منسوب ہر چیز سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔جولائی 2002ء میں جب بادشاہی مسجد لاہور سے نعلین پاک چوری ہوئے تو میں نے حضرت فرید عصرؒ کو یہ خبر سنائی تو میری بات سنتے ہی بابا جی کا رنگ متغیر ہو گیا اور ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔حضرت بابا جیؒ نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا۔آپؒ نے فرمایا" نعلین شریف انبیاء کرام کے لباس مبارکہ کا حصہ رہا ہے۔اس وجہ سے نعلین شریفین کی عظمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اور کریم آقا ﷺ کے نعلین پاک تو شہنشاہوں کے تاجوں سے لاتعداد مرتبہ بلند مقام و مرتبے کے حامل ہیں۔ وجہ تخلیق کائنات ہی آپ ﷺ ہیں۔اس وجہ سے جس چیز کی بھی نبی پاک ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ چیز دنیا و مافیہا میں سب سے افضل واعلیٰ مقام کی حامل ہو جاتی ہے۔نعلین پاک کے ساتھ لگنے والے ذرے کے مقام و مرتبے کا تعین بھی انسانی عقل کے احاطہ سے باہر ہے"۔

حضرت فرید عصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت شریفہ تھی کہ لباس کے حوالے سے آپ انتہائی سادگی پسند واقع ہوئے تھے۔حضرت فرید عصر پیر سید محمد صبغت اللہ حیدر بخاریؒ سر پر دستار مبارک اوڑھتے تھے۔ ۱۹ مئی ۲۰۱۳ء کو آپ کا وصال ہوا تو تدفین سے قبل آپؒ کے سر پر دستار مبارک کے اوپر سنہری رنگ کا نعلین شریفین کا نقش سجایا گیا تھا۔

حضرت پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ کی نعلین شریفین سے محبت

جس چیز کی نسبت پیارے نبی پاک ﷺ سے ہو جائے وہ چیز دنیا جہان کی تمام چیزوں سے بلند و برتر مقام، مرتبے کی حامل ہو جاتی ہے۔میرے کریم آقا ﷺ سے منسوب نعل پاک کے نقش سے عاشقان رسول ﷺ بے انتہا عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم الشان بزرگ گذرے

ہیں۔آپؒ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر بھی فائض رہے ہیں ۔آپؒ کی روح عشق نبی ﷺ سے سرشار تھی آپؒ کا اوڑھنا بچھونا سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھا۔آپؒ کی کتاب حیات کا ہر ورق عشق نبی ﷺ سے عبارت تھا۔آپ نعلین شریفین کے نقش سے انتہا کی محبت کرتے تھے۔حضرت پیر صاحب راقم کے نانا جان ہیں،میرے بچپن کا زیادہ وقت ننھیال میں گذرا، ربیع النور شریف کا بابرکت مہینہ آتا تو حضور محبوب جہاںؒ پیر سید عارف حسین شاہ بخاریؒ نقش نعل پاک سینے پر سجا لیتے ۔مجھے اچھی طرح یاد ہے جب زندگی میں پہلی دفعہ نقش نعل پاک دیکھا تو میں نے نانا جی سے پوچھا،ابا جی! یہ کیا ہے۔؟تو نانا جی نے کمال شفقت بھرے لہجے میں فرمایا "بیٹا! یہ کریم،اکمل و عظیم ہستی پاک کے نعلین کا نقش ہے جن کی بدولت ہمیں زندگی نصیب ہوئی۔چلنا، پھرنا،اُٹھنا، بیٹھنا، ہنسنا،کھانا پینا گویا کہ ہر ایک بات جو ہم محسوس کرتے ہیں انہی صاحب نعلین کے تصدق ہے ۔مجھے بتانے کے بعد انہوں نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے ایک نقش نعل پاک نکالا اُسے چوما،آنکھوں کو لگایا اور میرے سینے پر لگا دیا اور ساتھ میں بتایا کہ جو انسان اس کا ادب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوجاتا ہے ۔ابا جی نانا کی یہ باتیں میرے ذہن میں نقش ہو گئیں۔آپؒ اپنے مریدین سے فرماتے تھے کہ نعلین پاک کے توسل سے مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں کیوں کہ محبّ کو اپنے محبوب ﷺ سے محبت ہی اس قدر ہے کہ محبوب ﷺ سے منسوب کسی بھی چیز کو وسیلہ بنا کر اُس (محبّ) کی بارگاہ سے مانگے جائے تو وہ (محبّ) عطا کرتا ہے ۔محبوب جہاں پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ دو مرتبہ ممبر اسمبلی منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ الیکشن میں کامیابی کے بعد ابا جی حلف اٹھانے کے لئے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی غرض سے جب لاہور پنجاب اسمبلی گئے تو آپ نے اپنی واسکٹ پر سنہری کلر کا نقش نعل پاک سجایا ہوا تھا۔میں اُس دن ابا جی کے ساتھ تھا، روانگی سے قبل انہوں نے سینے پر نقش نعل پاک سجاتے ہوئے میری طرف دیکھا اور فرمانے لگے بیٹا! کائنات میں موجود ہر ایک چیز کا توازن نقش نعل پاک کی بدولت قائم ہے ۔آج اسمبلی کا پہلا دن ہے یہ کامیابی ،سب کچھ میرے کریم آقا حضرت محمد ﷺ کے نقش نعل کی بدولت ہے۔حضرت محبوب جہاں پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاریؒ کا مزار پر انوار حافظ آباد کے گاؤں دوہٹہ عظمت شریف میں مرجع خلائق ہے۔

نعتیہ شاعری میں نعلین شریفین کا ذکر مبارک

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ن ع ت۔یہ عام طور پر وصف کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔صاحب تاج العروس نعت کے حوالے سے فرماتے ہیں: نعت صوتی اعتبار سے منع کی طرح ہے۔یعنی اس کا کلمہ عین (درمیانی حرف)ماضی اور مضارع میں دونوں مفتوح ہوتا ہے۔نعت میں معنی وصف کے ہیں۔خصوصاً جب آپ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ سے کام لیں تو اس وقت نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔وصف میں جو کچھ بھی کہا جائے اُسے بھی نعت سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے۔وصف بیان کرنے والے کو ناعت کہتے ہیں اور اس کی جمع نعات ہے۔اسی طرح نور اللغات کا مقالہ نگار نعت کے حوالے سے یوں لکھتا

ہے" یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آنحضرت ﷺ کی ستائش اور ثنا کے لئے مخصوص ہے۔نعت کی لغوی تعریف کے بعد ہم مختصراً اصطلاحی مفہوم دیکھتے ہیں، "اختر شیرانی اور جدید اردو ادب" میں ڈاکٹر یونس حسنی نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق یوں لکھتے ہیں "ایسی تمام نظمیں جن میں رسول خدا سے محبت اور عقیدت کا اظہار کیا جائے یا اُن کے محاسن بیان کئے جائیں نعت کی تعریف میں آتے ہیں۔ اسی طرح ممتاز حسین اپنی تصنیف "خیر البشر ﷺ کے حضور میں" نعت کے حوالے سے لکھتے ہیں "میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور پاک ﷺ کی ذات گرامی سے قریب لائے، جس میں حضور ﷺ کی مدح ہو یا حضور ﷺ سے خطاب کیا جائے، صحیح معنوں میں نعت وہ ہے جس میں محض پیکر نبوت ﷺ کے صوری محاسن سے لگاؤ کی بجائے مقصد نبوت سے دل بستگی پائی جائے۔ جس میں حضور پاک ﷺ سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضور پاک ﷺ سے قلبی تعلق موجود ہو۔

اشفاق احمد کہتے ہیں "نعت کسی صنف سخن کا نام نہیں۔ یہ تعلق، رابطے اور گزارش احوال کا ایک ذریعہ ہے جس سے معمولی غلام اور بردہ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی کائنات کرم سے اپنا دامن بھرنے کے لئے اپنا رخ متعین کرتے ہیں۔

راجا رشید محمود کہتے ہیں "نعت سنت کبریا ہے" راقم کا ایک نعتیہ شعر یوں ہے:

بیاں ہو نہیں سکتے تیرے اوصاف حمیدہ یہ سنت خدا ہے انساں ادا کرے کیسے

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت کے متعلق یوں کہتے ہیں "آنحضرت ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا، لیکن اردو، فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرت ﷺ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔

حکیم محمد سعید کہتے ہیں "رسول پاک ﷺ سے محبت اور عقیدت ایمان کا لازمی حصہ ہے اور اسی محبت و عقیدت کا اظہار نعت ہے"

نعت کی لغوی و اصطلاحی تعریف کے بعد اب ہم نعتیہ موضوعات کی طرف بڑھتے ہیں جن میں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ، حیات پاک اور معجزات کے ساتھ دوسرے موضوعات جن میں آپ ﷺ کی صفات مبارکہ، شجاعت، نجابت، سخاوت، شرافت، اخوت، محبت، بخشش، عنایت، جود و سخا، علم و فضل و عطا اخلاق حمیدہ، بنی نوع انسان پر آپ ﷺ کے احسانات، تبلیغ اسلام کے لئے آپ ﷺ کی مساعی جملیہ، آپ ﷺ کی بے پایاں محبت و شفقت اور آپ ﷺ کی استعمال میں رہنے والی اشیاء مبارکہ شامل ہے۔ آپ ﷺ کے نعلین مبارکہ بھی عربی اردو نعت و قصائد کا موضوع رہے ہیں۔ امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف فتح المتعال میں ایسے قصائد اکٹھے کیے ہیں جن میں آپ ﷺ سے منسوب نعلین مبارکہ کا ذکر ہے، جن میں نعلین مبارکہ کے فضائل و برکات بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف میں ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وہ قصیدہ نقل کیا ہے جس میں امام قرطبی نے نعلین شریفین کے برکات کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ اس قصیدہ کے چند ایک شعر حصول برکت کی خاطر درج کیے جاتے ہیں:

فضعهاعلى اعلى المفارق انها — حقيقتها تاج و صور رتها نعل

با خمص خير الخلق حازت مزيةً — على التاج حتى باهت المفرق الرجل

شفاء لذى سقم رجآ لبائس — امان لذى خوف كذا يُحسب الفضل

"اس کو سر کی چوٹیوں پر رکھو، حقیقت میں یہ تاج سلطانی ہے اگرچہ اس کی صورت جوتے کی ہے۔ یہ وہ نعل شریف ہے جسے خیرالخلق ﷺ کے پاؤں کی ہتھیلی مبارک کے ساتھ لگنے سے تاج پر بھی فضیلت حاصل ہو گئی ہے، یہاں تک کہ وہ مبارک پاؤں سروں پر فضیلت لے گئے ہیں۔ یہ بیمار کے لئے شفا کا پیغام ہے، مایوس کے لئے امید کی کرن ہے۔ خوفزدہ کے لئے امان کا پیغام ہے اور اسی طرح نعلین شریفین کے نقش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کا نعلین مبارک کروڑوں تاجوروں کے تاج سے اچھا ہے۔ علامہ ابو بکر قرطبیؒ نعلین مبارکہ سے محبت کے اسی مفہوم کو حضرت مولانا حسن رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں:

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نقش نعلین پاک حضور — تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

اسی طرح امام عاشقاں غوث نائب الوریٰ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عشق و مستی میں وجد کرتا ہوا ادب کا قلم محبت رسول ﷺ کی روشنائی سے صفحہ قرطاس پر عقیدت و محبت کے یوں موتی بکھیرتا ہے:

ذرے جھڑ کے تیری پیزاروں کے — تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

تاجور بھیک مانگیں آپ کی نعلین کا — تاجور کھاتے ہیں صدقہ آپ کی نعلین کا

اسی طرح استاد ابراہیم ذوق بڑے ذوق و شوق کے ساتھ کریم آقا ﷺ کے نعلین مبارکہ کو آنکھوں سے لگانے کی بات کرتے ہیں:

سبطین نبی یعنی حسن و حسین — زہرا و علی کے دونوں نور العین

عینک ہے تماشائے دو عالم کے لئے — اے ذوق لگا آنکھوں سے اُن کی نعلین

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین اور ولی اللہ گذرے ہیں۔ فارسی زبان کے قادر الکام شاعر تھے۔ آپؒ نے حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں اپنی عرضی اس طرح پیش کی، آپؒ کا قلم عشق و مستی میں وجد کرتا ہوا لکھتا ہے:

تم فرسودہ جاں پارہ، ز ہجراں یا رسول اللہ — دلم پژمردہ، آورہ ز عصیاں یا رسول اللہ

چوں سوئے من گذر آری، من مسکین ز ناداری　　فدائے نقش نعلیت کنم جاں یا رسول اللہ

یا رسول اللہ ﷺ آپ سے دوری کی وجہ سے میرا تن فرسودہ ہے۔اور جاں پارہ پارہ ہو چکی ہے۔اور میرا دل گناہوں کی وجہ سے مرجھایا ہوا اور آوارہ ہے(بھٹک رہا ہے)۔اگر آپ ﷺ کبھی میری طرف تشریف لائیں تو میں مسکین ناداری اور عاجزی سے آپ ﷺ کے نعلین مبارک کے نقش پر اپنی جان قربان کردوں۔

ابن نباۃ مصری (متوفی ۷۶۸ھ) کا شعر ہے:

وان محمد ألحبیب انس　　وجن هم لنعلیه فداء

بلاشبہ محمد ﷺ جن و انس دونوں سے پیارے ہیں،اور ایسے پیارے ہیں کہ یہ سب کے سب آپ ﷺ کی جوتیوں پر فدا اور قربان ہیں۔

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب معراج شریف کی رات عرش پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ سدرۃ المنتہی سے جب اوپر گئے تو آپ ﷺ اپنے نعل مبارک کے ساتھ عرش پر جلوہ فرما ہوئے اس روایت کو بہت سارے شعرا نے اپنی نعتیہ شاعری میں موضوع سخن بنایا ہے چند ایک شعر حصول برکت کی خاطر درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔بیدم وارثی کا شعر ہے:

نعلین پا سے عرش معلی کو ہے شرف　　روح الامین ہے خاشیہ بردار مصطفیٰ

۲۔شاہ انصار الہ آبادی کی نعت کا شعر ہے:

خود عرش نے بوسے لئے ایقان و ادب سے　　کیسے ہو یہاں آپ کے نعلین کا عالم

۳۔بشیر حسین ناظم حضور پاک ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اس طرح ہدیہ گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں:

نقش نعل پاک سلطان امم　　بدر بن کے عرش کے اوپر کھلا

اُن کے نعلین کا مقام فلک　　اُن کے نعلین تک میری پرواز

۴۔علامہ غلام قطب الدین فریدی کا شعر ہے:

عرش اعلیٰ کا بھی اعزاز بڑھا ہے اُن سے　　سلسلہ فیض کا ایسا تیرے نعلین میں ہے

۵۔ادیب رائے پوری کی نعت کا شعر ہے:

سن کے جس نام کو جھک جائے عقیدت کی جبیں　　جس کی نعلین کہ اتری نہ سر عرش بریں

مشہور مستشرق مارگولیتھ اپنے تمام تر بخل اور تعصب کے باوجود یہ کہتا ہے کہ "محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے۔جس کا ختم ہونا ممکن ہی نہیں ہے"۔جب خود محب (خالق) اپنے محبوب ﷺ کا ذکر بلند کر رہا ہے جب خود محب اپنے محبوب ﷺ کو دو جہاں کائنات قرار دے رہا ہے تو مخلوق تو کریم ﷺ کا ذکر کرے گی۔مخلوق تو رحمۃ اللعالمین کی رحمتوں برکتوں کا ذکر کرے گی۔غیر مسلم مورخین، محققین، ادباء اور شعرا کی کثیر تعداد نے کریم آقا ﷺ کی عظمتوں کا برملا اظہار کیا ہے، شافع محشر مدنی تاجدار حضرت محمد ﷺ کی خدمت

میں غیر مسلموں کی نظم و نثر کی سینکڑوں کتب موجود ہیں، مگر ہم یہاں اپنے موضوع کو سامنے رکھتے ہوئے نعلین پاک کے حوالے سے ایک غیر مسلم "کالکا پرشاد" کا شعر درج کرتے ہیں:

چاند سورج کوئی ہاتھوں پر میرے لادے　　کونین کی دولت میرے دامن میں چھپا دے
پھر کالکا پرشاد سے پوچھے تو کیا لے　　تو نعلین محمد (ﷺ) کو وہ آنکھوں سے لگا لے

سبحان اللہ، مسلمان تو ایک طرف غیر مسلموں کو بھی میرے کریم آقا ﷺ کی نعلین مبارکہ کی اہمیت، مقام و مرتبے کا اندازہ ہے۔ گذشتہ اوراق میں موجود تمام اشعار کے ہر ایک مصرعہ میں محبت رسول ﷺ کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ یہی حاصل زندگی و مقصد حیات ہے اور آخرت کے سفر کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بہترین زاد راہ۔

نعلین پاک کے متعلق لکھی جانے والی کتب

علامہ مفتی خان محمد قادری نے فتح المتعال فی مدح النعال کا اردو ترجمہ کیا ہے انہوں نے اس کے ابتدائیے میں نعلین شریفین کے متعلق لکھی جانے والی کتب کی ایک فہرست دی ہے وہ کچھ اس طرح ہے:۔

۱۔نتیجة الحب الصیم و زکاۃ النشیر والنظیم
امام الحافظ ابو الربیع سلیمان بن سالم الکلاعی الاندلسی

۲۔خدمة نعل القدم المحمدی
شیخ الاسلام امام سراج الدین بلقینی

۳۔الجزی النعل
امام ابوالیمن ابن عساکر

۴۔النفخات العنبریه فی وصف نعل البریة
امام احمد بن محمد المقری

۵۔المرتجی بالقبول فی خدمة قدم الرسول
شیخ رضی الدین محمد بن عبدالمجید قادری

۶۔غایة المقال فیما یتعلق بالنعال
علامہ عبد الحئی لکھنوی

۷۔شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله
امام اہل محبت مولانا احمد رضا خان قادری

۹۔نیل الشفاء بنعل المصطفی
اشرف علی تھانوی

۱۱۔نو العین فی تحقیق النعیلن
ابو عبد اللہ بن عیسی المغربی
۱۲۔نیل المرام فی لعل سید الانام
علامہ فیض احمد اویسی

نعلین مبارکہ کے متعلق امام احمد بن محمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال کو بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔فتح المتعال نعلین شریفین کے حوالے سے ویسا ہی بنیادی ماخذ ہے جس طرح سیرت ابن اسحاق اور سیرت ابن ہشام سیرت کی روایات کے بنیادی ماخذات ہیں۔شیخ احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تصنیف فتح المتعال سے پہلے متعدد چھوٹے چھوٹے رسائل نعلین شریفین کے حوالے سے لکھے گئے امام عاشقاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضاں خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح المتعال کے متعلق فرماتے ہیں:

"علامہ امام احمد المقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باب (نعلین شریفین) کے متعلق دو مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ایک "النفحات العنبریہ فی وصف نعل خیرہ البریہ" دوسری "فتح المتعال فی مدح النعال" ہے۔ان کتب مبارکہ میں عجب فضائل و برکات دفع بلیات و قضائے حاجات کے جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کیے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے، بکثرت بیان فرمائے ہیں"

نعلین شریفین کے متعلق مستند بنیادی ماخذ فتح المتعال کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علامہ امام یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی عظیم شخصیت نے اس کا اختصار کیا ہے اور اس کا نام" بلوغ الامال من فتح المتعال "منتخب کیا۔

اختتامیہ

قارئین!شاہِ بحر و بر حضرت محمد ﷺ کا قرب پاک حاصل کرنے لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھروں میں درود و سلام کے حلقے قائم کریں،محافل میلاد کا جوش و خروش سے انعقاد کریں،اس موقع پر گھروں، بازاروں اور گلیوں کو خوب جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے سجائیں۔ہمیں چاہیے کہ ہم کریم آقا حضرت محمد ﷺ کے نعلین مبارکہ کے نقش کو اپنے سینوں پر سجائیں اور اُس کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عرضیاں پیش کریں کیونکہ حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے توسل سے مانگی جانے والی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔گھروں ،دوکانوں ،گاڑیوں اور دفاتر میں حضور پاک ﷺ کا نقش نعل مبارک آویزاں کریں تا کہ نقش نعلین پاک کے تصدق سے ہم پر رب تعالیٰ اپنی رحمتوں ،برکتوں کا نزول فرمائے۔میلاد شریف کے حوالے سے میں قارئین کے لئے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کرتا ہوں محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"حضور پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے جنت النعیم میں داخل فرمائے گا۔مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں اور ولادت با سعادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے ،کھانے پکواتے اور خوب صدقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔مسلمان خوب خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں،نیز آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر کا اہتمام کرتے ہیں ،اپنے مکانوں کو سجاتے ہیں اور ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ عزوجل کی برکت کا نزول ہوتا ہے"۔

ہمیں چاہیے کہ ہم محافل میلاد کا جوش وخروش سے انعقاد کریں اور کریم آقا ﷺ کی آمد کی خوشی میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکالیں لیکن اس کے ساتھ ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ میلاد شریف کی محافل اور جلوس آلات موسیقی اور اس طرح کی دوسری چیزوں سے پاک ہونے چاہیے۔ہمیں صلوۃ و سلام کے نذرانے پیش کرنے چاہیں اور ذکر حبیب پاک ﷺ کی محافل میں باوضو ہو کر دھوم دھام سے شرکت کرنی چاہیے،حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "النعمۃ الکبری"میں فرماتے ہیں،حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں ادب وتعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا"۔سبحان اللہ

ایک اہم بات جو قارئین سے share کرنا چاہوں گا کہ ہمیں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر گھروں،گلیوں ،مساجد کو سجانے کے ساتھ ساتھ توبہ استغفار کے ساتھ اپنا باطن بھی سجانا چاہیے۔

اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی، انکساری سے سربسجود ہو کر دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب مکرم حضرت محمد ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کو میرے اور میرے والدین ،قریبی رشتہ دار ،دوست احباب کی نجات کا ذریعہ بنا دے اور،ہمیں حضور پاک ﷺ کی محبت نصیب فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے کریم آقا ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے آپ ﷺ کا قرب مبارکہ نصیب فرمائے۔آمین

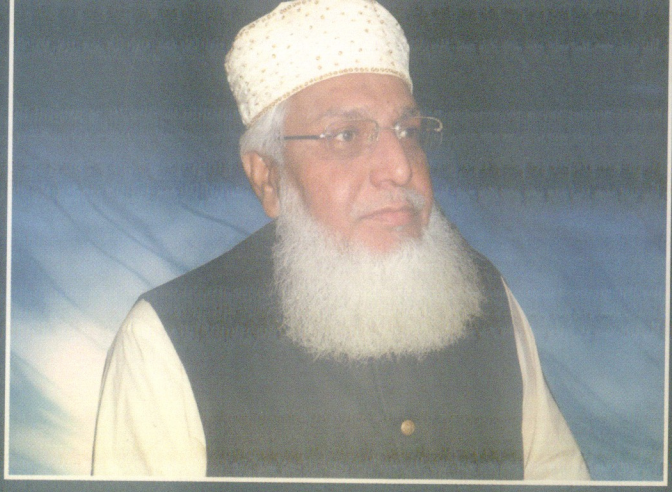

برخوردار سید غضنفر حسین بخاری کی تصنیف "شرف النعلین لسید الثقلین ﷺ" حضور پاک ﷺ کی نعلین پاک کے فضائل و برکات کے موضوع پر ایک خوبصورت تحریر ہے۔ غضنفر حسین بخاری نے اپنی اس کتاب میں پیارے نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک کے حوالے سے کافی مواد جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ غضنفر بخاری نے کتاب میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تبرکات نبوی ﷺ سے عقیدت و محبت اور تبرکات سے حصول برکت پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ مصنف نے لفظ نعل کے معنی اور نعلین شریفین کی بھدریوں اور تسموں کے متعلق بنیادی معلومات درج کی ہیں جو کہ عام قاری کے لئے ایک نئی بات ہے۔ اس کے علاوہ نعلین پاک کا رنگ کیسا تھا اور کس چمڑے کی بنی ہوئی تھیں اس حوالے سے برخوردار نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیلی کلام کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ دور حاضر میں تبرکات نبوی ﷺ دنیا میں کن مقامات پر موجود ہیں اس حوالے سے غضنفر حسین کی تحقیق قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کے تصدق ہم سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

سید مظہر حسین اظہر بخاری

۱۴ اگست ۲۰۱۳ آستانہ عالیہ مہریہ امیریہ احمد آباد شریف ہارون آباد

دار الشعور

37-مزنگ روڈ، لاہور، پاکستان

فون: 042-37239138- 0300 9426395

info@darulshaour.com

www.darulshaour.com